الجزء ۲

سَيَقُولُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰهُمْ عَنْ

بعض احمق لوگ یہ کہہ بیٹھیں گے کہ مسلمان جس قبلہ (بیت المقدس) کی طرف پہلے (سجدہ) کرتے تھے

قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا ۚ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَ

اس سے (دوسرے) قبلہ کیطرف (پھر) جانے کا کیا باعث ہوا (اے رسول) تم (انکے جواب میں) کہو کہ پورب پچھم

الْمَغْرِبُ ۚ يَهْدِي مَنْ يَّشَآءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿١٤٢﴾

سب خدا ہی کا ہے جسے چاہتا ہے سیدھے راستہ کی طرف ہدایت کرتا ہے اور جس طرح تمہارے قبلہ کے بارے میں

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ أُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى

ہدایت کی) اسی طرح تم کو عادل امت [۱] بنایا تاکہ اور لوگوں کے مقابلہ میں تم گواہ بنو

النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۗ وَمَا جَعَلْنَا

اور رسول (محمدؐ) تمہارے مقابلہ میں گواہ بنیں اور (اے رسول) جس قبلہ کیطرف

الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَآ إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ

تم پہلے (سجدہ کرتے) تھے ہم نے اسکو صرف اسوجہ سے (قبلہ) قرار دیا تھا کہ (جب قبلہ بدل جائے) تو

الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ۗ وَإِنْ كَانَتْ

ہم ان لوگوں کو جو رسول کی پیروی کرتے ہیں ان لوگوں سے الگ دیکھ لیں جو الٹے پاؤں پھرتے

لَكَبِيْرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ۗ وَمَا كَانَ

ہیں اگرچہ یہ الٹ پھیر سوا ان لوگوں کے جن کی خدا نے ہدایت [۲] کی ہے سبب شاق ضرور ہے

اللّٰهُ لِيُضِيْعَ إِيْمَانَكُمْ ۗ إِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ

اور خدا ایسا نہیں ہے کہ تمہارے ایمان (نماز) کو (جو بیت المقدس کیطرف پڑھ چکے ہو) برباد کردے

رَّحِيْمٌ ﴿١٤٣﴾ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ

بیشک خدا لوگوں پر بڑا ہی شفیق اور مہربان ہے (اے رسول) قبلہ بدلنے کیوسطے (بیشک تمہارا (بار بار) آسمان کیطرف

فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ۚ فَوَلِّ وَجْهَكَ

منہ کرنا ہم دیکھ رہے ہیں تو ہم ضرور تم کو ایسے قبلہ کیطرف پھیر دینگے تم نہال ہو جاؤ (اچھا) تو (نماز

[۱] ابتدائے اسلام میں حضرت رسول بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے تھے حتی کہ جب مدینہ میں ہجرت فرمائی تب بھی تقریباً ڈیڑھ برس تک بیت المقدس ہی کیطرف نماز پڑھتے رہے یہود تو بات بات پر اقرار عمل کیا ہی کرتے تھے انکو یہ ایک شگوفہ ہاتھ آیا کہنے لگے کہ مسلمانوں کے رسول ابھی تک قبلہ کے بارے میں متردد ہیں کبھی اُدھر کبھی اِدھر کوئی کہتا کہ محمدؐ اپنے دین کے مشاق ہیں اسوجہ سے کعبہ کیطرف سجدہ کرنے لگے خدا نے ان سب باتوں کا جواب اس آیت میں دیدیا کہ خدا کے علم میں اصل قبلہ کعبہ ہی ہے بیت المقدس تو چند روز کیلئے بہ مصلحت قبلہ قرار دیدیا گیا تھا اور پھر تبدیل قبلہ کی مصلحت آگے بیان فرمائی ۱۲ [۲] سلیم بن قیس سے مروی ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ امت عادل اور لوگوں پر گواہ ہم ہیں اور خاص ہم ہی اس مقصود خدا ہیں اور حضرت رسولؐ ہم پر گواہ ہیں اور ہم گواہان خدا ہیں اس کے مخلوق پر اور اس کی حجت ہیں زمین پر اور ہم ہی وہ ہیں جن کے بارے میں خدا نے کذالک جعلنکم امۃ وسطا فرمایا ہے دیکھو شواہد التنزیل حاکم ابوالقاسم ۱۲ [۳] یہ پہلا فائدہ تبدیل قبلہ کا خداوند عالم بیان فرماتا ہے یعنی تبدیل قبلہ ہم نے اسوسطے کیا ہے تاکہ ہم دیکھ لیں کہ کون رسولؐ کی ہمارے حکم کے مطابق پیروی کرتا ہے اور سچا ایماندار ہے اور کون گومگو میں رہتا ہے اور کس پر شاق ہے اور اس سے پوری تمیز ظاہری مسلمانوں اور منافقوں اور سچے مومنوں میں ہوگئی۔ حجاج سے منقول ہے کہ اس نے امام حسنؑ سے پوچھا کہ آپکی رائے ابوتراب حضرت علیؑ کے بارے میں کیا ہے؟ تو امام حسنؑ نے الا علی الذین ھدی اللہ کی تلاوت کی اس کے بعد فرمایا کہ حضرت علیؑ انہی لوگوں میں سے ہیں اور حضرت رسولؐ کے چچا زاد بھائی اور داماد اور سارے دنیا کے لوگوں کی نسبت رسولؐ سے قریب اور ان کے سب سے زیادہ محب تھے دیکھو تفسیر کشاف جلد ۱ (بقیہ صفحہ آئندہ پر)

شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا

ہی ہیں اتم مسجد محترم ۱؎ (کعبہ) کی طرف منہ کرلو اور (اے مسلمانو) تم جہاں کہیں ہو اسی کی طرف اپنا

وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ ۗ وَإِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ

(اپنا) منہ کرلیا کرو اور جن لوگوں کو کتاب (تورات وغیرہ) دیگئی وہ بخوبی جانتے ہیں کہ یہ (تبدیل

لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ

قبلہ) بہت بجا و درست (ہے اور) اسی پروردگار کی طرف سے ہے اور جو کچھ وہ لوگ کرتے

عَمَّا يَعْمَلُونَ ﴿١٤٤﴾ وَلَئِنْ أَتَيْتَ الَّذِينَ أُوتُوا

ہیں اس سے خدا بیخبر نہیں اور اگر اہل کتاب کے سامنے (دنیا کی) ساری

الْكِتَابَ بِكُلِّ آيَةٍ مَا تَبِعُوا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَا أَنْتَ بِتَابِعٍ

دلیلیں پیش کرو گے تو بھی وہ تمہارے قبلہ کو نہ مانیں گے اور نہ تم ہی

قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ۗ وَ

انکے قبلہ کو ماننے والے ہو اور خود اہل کتاب بھی ایک دوسرے کے قبلہ کو نہیں مانتے اور جو علم (قرآن)

لَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ

تمہارے پاس آچکا ہے اس کے بعد بھی اگر تم ان کی خواہش پر چلے تو البتہ تم نافرمان

مِنَ الْعِلْمِ ۙ إِنَّكَ إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ ﴿١٤٥﴾ الَّذِينَ

ہو جاؤ گے، جن لوگوں کو ہم نے کتاب (تورات وغیرہ)

آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ ۖ

دی ہے وہ جس طرح اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں (اسی طرح) وہ اس پیغمبر کو

وَإِنَّ فَرِيقًا مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿١٤٦﴾

بھی پہچانتے ہیں اور انمیں کچھ لوگ تو ایسے بھی ہیں جو دیدہ و دانستہ حق بات کو چھپاتے ہیں

الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿١٤٧﴾ ع

(اے رسول تبدیل قبلہ) تمہارے پروردگار کیطرف سے حق ہے پس تم (کہیں شک ۱؎ کرنیوالوں میں سے نہ ہو جانا

(بقیہ صفحہ ۳۳) ۱؎ پندرھویں رجب روز دوشنبہ ۲ھ میں بدر کی لڑائی سے دو مہینہ پیشتر حضرت رسول مع اصحاب حضرت علی مسجد قبا میں جو مدینہ سے ڈیڑھ کوس کے فاصلہ پر ہے نماز ظہر میں مشغول تھے اور دو رکعتیں پڑھ چکے تھے کہ تبدیل قبلہ کا حکم نازل ہوا حضرت رسول فوراً اثنائے نماز ہی میں بیت المقدس سے خانہ کعبہ کی طرف پھر گئے اور ظہر کی آخری دونوں رکعتیں خانہ کعبہ کی طرف رخ کرکے پڑھیں اسی وجہ سے اس مسجد کو ذو قبلتین (دو قبلہ والی مسجد) کہتے ہیں اور حضرت کے اصحاب میں سے بھی صرف بعض نے منہ پھیرا ورنہ اکثر پہلی ہی حالت پر رہے ۱۲ (حاشیہ صفحہ ہذا) ۱؎ خانہ کعبہ تو ایک چوکور ۲۱ ہاتھ کا لانبا اور ۱۹ ہاتھ چوڑا کوٹھا اور اسکے چوگرد ایک خاص حد تک مسجد الحرام ہے اور مسجد الحرام کی حرمت اور عزت بھی خانہ کعبہ کی وجہ سے ہے اور اصل مقصود خدا خانہ کعبہ ہے جس کو مسجد الحرام کے ساتھ تعبیر کی ہے کیونکہ جو لوگ مسجد الحرام میں نماز پڑھتے ہیں وہ بھی چاروں طرف سے اپنے اپنے منہ کعبہ ہی کی طرف کرلیتے ہیں ورنہ نماز صحیح نہ ہو اور اسکو مسجد الحرام اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اسکے اندر کسی کا قتل کرنا یا ایذا دینا اگرچہ واجب القتل ہو یا درخت اکھاڑنا اور عمر بھر مال اٹھانا حرام ہے ۱۲ ۱؎ شک و وسواس ایک سوداوی بیماری ہے اور اس کا عمل تعذیب ہونا بداخلاقی اور حد درجہ حکمت سے تجاوز ہے اور اسی وجہ سے شریعت میں بھی ناجائز ہے اور وہمی احتیاط بھی اس میں داخل ہے جس کے پابند احمق یا ریاکار ہوتے ہیں کہ نادانوں میں اپنے کو محتاط مشہور کرنے کی غرض سے ایسا کرتے ہیں خدا اس سے محفوظ رکھے ۱۲

وقف لازم

وقف جائز

ع ۱۵ ۱۶

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اَيْنَ

اور ہر فریق کے واسطے ایک سمت ہے اسی کی طرف وہ (نماز میں) اپنا منہ کر لیتا ہے پس تم (اے مسلمانو)

مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ

اس جھگڑے کو چھوڑ دو اور نیکیوں میں (اُنسے) بڑھ کے آگے بڑھ جاؤ تم جہاں کہیں ہو گے خدا تم کو (اپنی طرف) لے

شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۴۸﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ

آویگا بیشک خدا ہر چیز پر قادر ہے اور (اے رسول) تم جہاں سے جاؤ (حتیٰ مکہ سے) تو بھی نماز میں تم اپنا منہ

شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَمَا اللّٰهُ

مسجد محترم (کعبہ) کیطرف کر لیا کرو اور بیشک یہ (نیا قبلہ) تمہارے پروردگار کی طرف سے حق ہے اور تمہارے

بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۹﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ

کاموں سے خدا غافل نہیں ہے اور (اے رسول) تم جہاں سے جاؤ (حتیٰ کہ مکہ سے تو بھی تم (نماز میں)

شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ

اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کر لیا کرو۔ اور (اے مسلمانو) تم (بھی) جہاں کہیں ہوا کرو تو (نماز میں) اپنا منہ

شَطْرَهٗ ۙ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ۢ اِلَّا الَّذِيْنَ

اسی کعبہ کیطرف کر لیا کرو (بار بار حکم دینے کا ایک فائدہ یہ ہے) تاکہ لوگوں کا الزام تم پر نہ آنے پائے مگر انمیں سے جو

ظَلَمُوْا مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ ۙ وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِيْ

لوگ ناحق ہٹ دھرمی کرتے ہیں (وہ تو ضرور الزام دینگے) تو تم لوگ اُن سے نہ ڈرو نہیں اور صرف مجھ سے ڈرو اور (دوسرا فائدہ یہ ہے)

عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ

تاکہ تم پر اپنی نعمت پوری کر دوں اور تیسرا فائدہ یہ ہے) تاکہ تم ہدایت پاؤ (مسلمانو یہ احسان بھی ویسا ہی ہے) جیسے ہم

رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ

نے تم میں تم ہی کا ایک رسول بھیجا جو تم کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائے اور تمہارے نفس کو پاکیزہ کرے

الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۵۱﴾

اور تمہیں کتاب (قرآن) اور عقل کی باتیں سکھائے اور تم کو وہ باتیں بتائے جن کی تمہیں (پہلے سے) خبر بھی

لہ اس اشارہ سے رجعت اور ظہور امام عصر مہدی آخر الزماں کیطرف اگرچہ عقل کے دشمن اس میں بھی بات کا بتنگڑ بناتے ہیں اور طرح طرح کی شقیں نکالتے ہیں مگر عقلی دلیلیں اسے بہت مضبوط و مستحکم کرتی ہیں (دیکھو کتب کلامیہ)

لہ حضرت رسول سے منقول ہے کہ نعمت کے پورے ہونے سے مقصود خداوند عالم کا بہشت میں داخل کرنا ہے ۱۲

فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ ﴿١٥٢﴾

نہ تھی پس تم ہماری یاد [1] رکھو تو میں (بھی) تمہارا ذکر (خیر) کیا کرونگا اور میرا شکریہ ادا کرتے رہو اور ناشکری نہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ۚ

کرو اے ایماندارو (مصیبت کے وقت) صبر اور نماز کے ذریعہ سے (خدا کی) مدد مانگو

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿١٥٣﴾ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ

بیشک خدا صبر کرنیوالوں ہی کا ساتھی ہے اور جو لوگ خدا کی راہ میں مارے گئے انہیں

فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ ﴿١٥٤﴾

کبھی مردہ نہ کہنا بلکہ (وہ لوگ) زندہ ہیں مگر تم (انکی زندگی کی حقیقت کا) کچھ بھی شعور نہیں رکھتے

وَلَنَبْلُوَنَّكُم بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ

اور ہم [2] تمہیں کچھ خوف اور بھوک سے اور مالوں اور جانوں اور

الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ﴿١٥٥﴾ الَّذِينَ

پھلوں کی کمی سے ضرور آزمائیں گے اور (اے رسول) ایسے صبر کرنیوالوں کو [3] کہ

إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ﴿١٥٦﴾

جب انپر کوئی مصیبت آپڑی تو وہ بیساختہ بول اٹھے ہم تو خدا ہی کے ہیں اور ہم آسی کیطرف لوٹکر جانیوالے

أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُولَٰئِكَ

ہیں خوشخبری دیدو کہ انہیں لوگوں پر انکے پروردگار کیطرف سے عنایتیں ہیں اور رحمت اور یہی لوگ

هُمُ الْمُهْتَدُونَ ﴿١٥٧﴾ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ

ہدایت یافتہ ہیں بیشک (کوہ) صفا اور (کوہ) مروہ خدا کی نشانیوں میں سے

اللَّهِ ۖ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَن

ہیں، پس جو شخص خانۂ (کعبہ) کا حج یا عمرہ کرے اس پر ان دونوں کے درمیان

يَطَّوَّفَ بِهِمَا ۚ وَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ﴿١٥٨﴾

طواف (آمد و رفت) کرنمیں کچھ گناہ [4] (بلکہ ثواب ہے) اور جو شخص خوش بخوش نیک کام کرے تو پھر خدا بھی

[1] اسکے مقصود یہ ہے کہ جس طرح شریعت نے تمہیں تعلیم کی اسی طرح تم خدا کو یاد کرو صوفیوں کی طریقت مقصود نہیں ہے جو محض حکمت ناموس کے ضوابط کی ناواقفیت سے گڑھی گئی ہے۔ ۱۲

[2] عجب نہیں کہ اس آیت سے جناب امام حسین کیطرف اشارہ ہو کیونکہ جو باتیں انمیں مندرج ہیں ان کا سچا مصداق امام حسینؑ کے سوا دوسرا نظر نہیں آتا واللہ اعلم [3] جب حضرت حمزہؓ کی شہادت کی خبر حضرت علیؑ تک پہنچی تو آپ نے فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی اور یہ کلمہ سب سے پہلے اسلام میں حضرت علیؑ ہی کی زبان سے نکلا اور پھر خدا کو ایسا پسند آیا کہ اس نے اسی کی حکایت فرمائی اور پھر صلوٰت بھیجی اور شاید اسی وجہ سے نماز میں بھی ان پر صلوٰۃ بھیجنا واجب کر دیا۔ دیکھو تفسیر قمی [4] صفا اور مروہ مکہ میں دو پہاڑیاں ہیں جب حضرت ابراہیمؑ نے حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیلؑ کو وہاں لا بٹھایا تھا اور حضرت ہاجرہ اپنے بیٹے کی پیاس سے بے چین ہو کر کئی مرتبہ انہیں دونوں پہاڑیوں کے درمیان دوڑی تھیں اسی کی یادگار میں یہ رکن حج سے قرار دیدیا گیا مگر قبل ترویج اسلام چونکہ یہاں بت رکھے ہوئے تھے اسوجہ سے بعض مسلمانوں کو یہ خیال ہوا کہ شاید انہی کی وجہ سے ہے اور کچھ سمجھنے لگے اس وجہ سے خدا نے یہ آیت نازل کی۔ ۱۲

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى

قدردان (اور) واقف کار ہے۔ بیشک جو لوگ (ہماری) ان روشن دلیلوں اور ہدایتوں کو جنھیں ہمنے نازل کیا

مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الْكِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ

اسکے بعد چھپاتے ہیں جبکہ ہم کتاب (تورات) میں لوگوں کے سامنے صاف صاف بیان کر چکے ہیں تو یہی

اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ۝۱۵۹ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا

لوگ ہیں جن پر خدا (بھی) لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنیوالے بھی لعنت کرتے ہیں مگر جن لوگوں نے (حق چھپانے سے) توبہ کی اور اپنی حالت

وَبَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝۱۶۰

کی، اصلاح کرلی اور (جو کتاب خدا میں ہے) صاف صاف بیان کر دیا پس انکی توبہ میں قبول کرتا ہوں اور میں تو بڑا توبہ کا قبول کرنیوالا

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ

مہربان ہوں بیشک جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور کفر ہی کی حالت میں مر گئے اُن ہی پر خدا کی

لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝۱۶۱ خٰلِدِيْنَ

اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے ہمیشہ اسی پھٹکار میں

فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝۱۶۲

رہیں گے نہ تو ان سے عذاب ہی میں تخفیف کی جائیگی اور نہ ان کو (عذاب سے) مہلت

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝۱۶۳

ہی دیجائیگی اور تمھارا معبود تو (وہی) یکتا خدا ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں جو بڑا مہربان رحم والا ہے

اِنَّ فِىْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ

بیشک آسمان و زمین کی پیدائش اور رات دن کے رد و بدل میں اور کشتیوں

وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِىْ تَجْرِىْ فِى الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ

(جہازوں) میں جو لوگوں کے نفع کی چیزیں (مال تجارت وغیرہ) دریا میں لیکر چلتے ہیں

وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ

اور پانی میں جو خدا نے آسمان سے برسایا پھر اُس سے زمین کو مُردہ (بیکار)

الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۖ وَّ

ہونے کے بعد جلا دیا (شاداب کر دیا) اور اسمیں ۱۷ ہر قسم کے جانور پھیلا دینے اور ہواؤں

تَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ

کے چلانے میں اور ابر میں جو آسمان و زمین کے درمیان (خدا کے حکم سے) گھرا رہتا

وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ

ہے (ان سب باتوں میں) عقل والوں کے لئے (بڑی بڑی) نشانیاں ہیں اور بعض لوگ ایسے

يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ

بھی ہیں ۱۸ جو خدا کے سوا اوروں کو بھی خدا کا مثل و شریک بناتے ہیں (اور) جیسی محبت خدا سے

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا

رکھنی چاہیئے ویسی ہی ان سے رکھتے ہیں اور جو لوگ ایماندار ہیں وہ ان سے کہیں بڑھ کر خدا کی الفت رکھتے ہیں اور کاش

اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّ اَنَّ

ظالموں کو (اسوقت) وہ بات سوجھتی جو عذاب دیکھنے کے بعد سوجھے گی کہ یقیناً ہر طرح کی قوت خدا ہی کو ہے اور یہ

اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ﴿۱۶۵﴾ اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا

کہ بیشک خدا بڑا سخت عذاب والا ہے (وہ کیا سخت وقت ہوگا) جب پیشوا ۱۹ لوگ

مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ

اپنے پیروؤں سے اپنا پیچھا چھڑائیں گے اور (بچشم خود) عذاب کو دیکھیں گے اور اُنکے باہمی

الْاَسْبَابُ ﴿۱۶۶﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً

تعلقات ٹوٹ جائینگے اور پیرو کہنے لگیں گے کہ اگر ہمیں کہیں پھر (دنیا میں) پلٹنا ملے تو ہم بھی

فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ

ان سے (اسی طرح) الگ ہو جائیں جس طرح (عین وقت پر) یہ لوگ ہم سے الگ ہو گئے یوں ہی

اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ﴿۱۶۷﴾

خدا انکے اعمال کو دکھائیگا جو انھیں (سترپا یاس ہی یاس دکھائی دینگے اور بھلا کب وہ دوزخ سے نکل سکتے ہیں

۱۷ اس کا عطف خلق پر بھی ہو سکتا ہے اس وقت یہ معنی کہیں گے اور ہر قسم کے جانور جو زمین پر پھیلا رکھے ہیں ۱۲

۱۸ اس آیت میں توحید اور شرک سے بچنے میں اخلاقی مصلحت کی طرف اشارہ ہے جس طرح تدبیر منزل میں بیان ہوا ہے کہ ایک مخدوم کے کئی خادم ہو سکتے ہیں مگر ایک خادم کے کئی مخدوم نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ پوری خدمت ایک کے سوا دوسرے کی نہیں کر سکتا اسی طرح محبت اور اطاعت کی فرد کامل ایک ہی سے ہو سکتی ہے نہ کئی سے پھر توحید ناگزیر ہے ۱۲

۱۹ یہ نص صریح ہے کہ خدا اور اس کے مقرر کردہ بندوں کے سوا اور کی اطاعت (باقی آئندہ)

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّلَا

اے لوگو جو کچھ زمین میں ہے اُس میں سے حلال و پاکیزہ چیز (شوق سے) کھاؤ اور شیطان

تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۶۸﴾

کے قدم بقدم نہ چلو وہ تو تمہارا ظاہر بظاہر دشمن ہے۔

اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْۗءِ وَالْفَحْشَاۗءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى

وہ تو تمہیں برائی اور بدکاری ہی کا حکم کریگا اور یہ (چاہے گا) کہ تم بیجانے

اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ

بوجھے خدا پر بہتان باندھو اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ جو حکم خدا کی

اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَاۗءَنَا ۭ

طرف سے نازل ہوا ہے اُسکو مانو تو کہتے ہیں (کہ نہیں) بلکہ ہم تو اُسی طریقہ پر چلیں گے جس پر ہمنے

اَوَلَوْ كَانَ اٰبَاۗؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْـــًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۷۰﴾

اپنے باپ دادا ؤں کو پایا اگرچہ انکے باپ دادا کچھ بھی نہ سمجھتے ہوں اور نہ راہ راست ہی پر چلتے رہے

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا

ہوں اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا انکی مثل تو اس شخص کی مثل ہے جو ایسے (جانور) کو

يَسْمَعُ اِلَّا دُعَاۗءً وَّنِدَاۗءً ۭ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا

پکار کے اپنا حلق پھاڑے جو آواز اور پکار کے سوا سنتا (سمجھتا خاک) نہ ہو (یہ لوگ) بہرے گونگے

يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷۱﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا

ہیں کہ خاک نہیں سمجھتے اے ایماندارو جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے ستھری چیزیں (شوق

رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۷۲﴾

سے) کھاؤ اور اگر خدا ہی کی عبادت کرتے ہو تو اُسی کا شکر کرو۔

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ

اُس نے تو تم پر بس مردہ [1] جانور اور خون اور سُور کا گوشت [2] اور وہ جانور جس پر

(بقیہ صفحہ ۳۸) حرام ہے اور اسکے مقرر کردہ نبی کے معصوم کے سوا دوسرے نہیں ہو سکتے (حاشیہ صفحہ ہذا) [1] مگر ٹڈی اور مچھلی کا مردہ حرام نہیں ہے ان دونوں کا ذبیحہ بس یہی ہے کہ ٹڈی کو پکڑ لینا اور مچھلی کا زندہ خشکی پر آجانا۔ [2] اطبا نے لکھا ہے کہ سؤر کا گوشت بہیمی افعال اور بُری عادتوں اور بیحیائی کے حرکات کا باعث ہوتا ہے انہی وجوہ پر نظر کرکے شریعت نے قطعی حرام کر دیا۔ ۱۲-۱۲-۱۲

کون کون چیز حرام ہے۔

الْخِنْزِيرِ وَمَآ أُهِلَّ بِهِۦ لِغَيْرِ ٱللَّهِ ۖ فَمَنِ ٱضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ

(ذبح کے وقت) خدا کے سوا اور کسی کا نام لیا گیا ہو حرام کیا ہے پس جو شخص مجبور ہو اور سرکشی

وَلَا عَادٍ فَلَآ إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٧٣﴾

کرنیوالا اور زیادتی کرنیوالا نہ ہو (اور ان میں سے کوئی چیز کھالے) تو اسپر گناہ نہیں ہے بیشک خدا بڑا بخشنے والا مہربان

إِنَّ ٱلَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ مِنَ

ہے بیشک جو لوگ ان باتوں کو جو خدا نے کتاب میں نازل کی ہیں، چھپاتے ہیں اور

ٱلْكِتَٰبِ وَيَشْتَرُونَ بِهِۦ ثَمَنًا قَلِيلًا ۙ أُو۟لَٰٓئِكَ مَا

اسکے بدلے تھوڑی سی قیمت (دنیوی نفع) لے لیتے ہیں یہ لوگ بس انگاروں سے

يَأْكُلُونَ فِى بُطُونِهِمْ إِلَّا ٱلنَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ ٱللَّهُ

اپنے پیٹ بھرتے ہیں اور قیامت کے دن خدا ان سے بات تک تو کریگا نہیں

يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ

اور نہ انھیں (گناہوں سے) پاک کریگا اور انہی کے لئے دردناک عذاب

أَلِيمٌ ﴿١٧٤﴾ أُو۟لَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ ٱشْتَرَوُا۟ ٱلضَّلَٰلَةَ بِٱلْهُدَىٰ

ہے۔ یہی لوگ وہ ہیں جنھوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی مول لی اور

وَٱلْعَذَابَ بِٱلْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ أَصْبَرَهُمْ عَلَى ٱلنَّارِ ﴿١٧٥﴾

بخشش (خدا) کے بدلے عذاب۔ پس وہ لوگ دوزخ کی آگ کی کیونکر برداشت

ذَٰلِكَ بِأَنَّ ٱللَّهَ نَزَّلَ ٱلْكِتَٰبَ بِٱلْحَقِّ ۗ وَإِنَّ

کرینگے یہ اسلئے کہ خدا نے برحق کتاب نازل کی اور بیشک جن

ٱلَّذِينَ ٱخْتَلَفُوا۟ فِى ٱلْكِتَٰبِ لَفِى شِقَاقٍۭ

لوگوں نے کتاب خدا میں رد و بدل کی وہ لوگ بڑے پلے درجے کی مخالفت

بَعِيدٍ ﴿١٧٦﴾ لَّيْسَ ٱلْبِرَّ أَن تُوَلُّوا۟ وُجُوهَكُمْ ع ١٩

میں ہیں نیکی کچھ یہی تھوڑی ہے کہ (نماز میں) اپنے منہ پورب

قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ

یا پچھم کی طرف کرو بلکہ نیکی تو اس کی ہے جو خدا اور روز آخرت اور

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَ

فرشتوں اور (خدا کی) کتابوں اور پیغمبروں پر ایمان لائے اور

اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَ

اس کی اُلفت میں اپنا مال قرابت داروں اور یتیموں اور

الْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ

محتاجوں اور پردیسیوں اور مانگنے والوں اور لونڈی غلام (کے گلو خلاصی)

وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ

میں صرف کرے اور پابندی سے نماز پڑھے اور زکوٰۃ دیتا رہے اور جب کوئی عہد کیا

اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ

تو اپنے قول کے پورے ہیں اور فقر و فاقہ رنج و سختی اور کٹھن کے وقت ثابت قدم

وَحِيْنَ الْبَاْسِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ۭ وَ

رہے، یہی لوگ وہ ہیں جو (دعوائے ایمان میں) سچے نکلے، اور

اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ

یہی لوگ پرہیزگار ہیں۔ اے مومنو! جو لوگ (ناحق) مار ڈالے

عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى ۭ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ

جائیں انکے بدلے میں تم کو جان کے بدلے جان [1] لینے کا حکم دیا جاتا ہے آزاد کے

بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ۭ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ

بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت، پس جس (قاتل) کو اُسکے (ایمانی) بھائی

اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَاۗءٌ اِلَيْهِ

(طالب قصاص) کیطرف سے کچھ معاف کر دیا جاوے تو اسے بھی اسی کے قدم بقدم نیکی کرنا اور

[1] شریعت دو قسم کی ہوتی ہے ایک وہ ہے جسکے قوانین عدل پر مبنی ہوں جس طرح حضرت موسیٰ کی شریعت دوسرا وہ ہے جس کا نظم و نسق حُب پر مبنی ہو، جیسے شریعت حضرت عیسیٰ کی چنانچہ انکے احکام میں سے یہ ہے کہ اگر کوئی ایک رخسار پر طمانچہ مارے تو دوسرا بھی اسکے سامنے کر دو اور اگر کوئی بیگاری میں ایک کوس پکڑ لے جائے تو تم دو کوس اسکے ساتھ چلے جاؤ۔ ان قبیل اور کوئی شریعت جو خدا کی طرف سے ہو ان دو شقوں سے خالی نہیں ہو سکتی اور اگرچہ بعض حکماء نے جو شاذ کے حکم میں ہیں شریعت حُب کو ترجیح دی اور اسی وجہ سے نصاریٰ فخر کرتے ہیں مگر اکثر حکماء شریعت عدل ہی کو پسند کرتے ہیں اور یہی عدل دنیاوی سلطنت کا بھی مدار المہام ہے اور انھیں وجوہ سے اسلام کا دارو مدار بھی عدل ہی پر ہے اور اسی لئے قصاص کا حکم جاری کیا گیا مگر جب باہم میل کر لیں اور صلح ہو جائے تو دیت وغیرہ ہو سکتی ہے اور اس صورت میں شریعت حُب پر بھی معاملہ طے ہو جائے گا۔

بِاِحْسَانٍ ؕ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ؕ فَمَنِ

خوش معاملگی سے (خون بہا) ادا کر دینا چاہیئے یہ تمہارے پروردگار کیطرف سے آسانی اور مہربانی ہے۔

اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۸﴾ وَلَكُمْ

پھر اسکے بعد جو زیادتی کرے تو اس کے لئے دردناک عذاب ہے اور اے عقلمندو!

فِى الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰۤاُولِى الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ

قصاص (کے قواعد مقرر کر دینے) میں تمہاری زندگی ہے (اور اسی لیے جاری کیا گیا ہے تاکہ تم

تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ

(خونریزی سے) پرہیز [1] کرو (مسلمانو) تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ جب تم میں سے کسی کے

اِنْ تَرَكَ خَيْرَا ۖ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ

سامنے موت آ کھڑی ہو بشرطیکہ وہ کچھ مال چھوڑ جائے تو ماں باپ اور قرابت داروں

بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۸۰﴾ فَمَنْۢ بَدَّلَهٗ بَعْدَمَا

کیلئے اچھی وصیت کرے جو خدا سے ڈرتے رہیں انپر یہ ایک حق ہے پھر جو سُن چکا اُسکے بعد

سَمِعَهٗ فَاِنَّمَاۤ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اسے کچھ کا کچھ کر دے تو اس کا گناہ انھیں لوگوں (کی گردن) پر ہے جو اُسے بدل ڈالیں بیشک

سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۸۱﴾ فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ

خدا سب کچھ جانتا اور سنتا ہے (ہاں البتہ) جو شخص وصیت کرنیوالے سے بیجا طرفداری یا بے انصافی

اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

کا خوف رکھتا ہو اور اُن (وارثوں) میں صلح کرا دے تو اس پر پڑنے کا کچھ گناہ نہیں ہے بیشک خدا بڑا

رَّحِيْمٌ ﴿۱۸۲﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ

بخشنے والا مہربان ہے اے ایماندارو روزہ رکھنا جس طرح تم سے پہلے کے لوگوں پر فرض تھا اسی

كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾

طرح تم پر بھی فرض کیا گیا تاکہ تم (اس کی وجہ سے) بہت سے گناہوں سے بچو۔

[1] کیونکہ جب ہر شخص کو خیال رہیگا کہ اگر کسی کو مار ڈالوں گا تو اسکے عوض میری بھی گردن ماری جائے گی تو اسی خوف سے دونوں زندہ رہ جائیں گے۔ ۱۲

وصیت کا حکم

اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ

(وہ بھی ہمیشہ نہیں بلکہ) گنتی کے چند روز اس پر بھی (روزہ کے دنوں میں) جو شخص تم میں سے بیمار[1]

عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ

ہو یا سفر میں ہو تو اور دنوں میں (جتنے قضا ہوئے ہوں) گن کے رکھ لے اور جنھیں[2] روزہ رکھنے کی

يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ

توفیق نہ ہو (نہ رکھیں) تو ان پر اس کا بدلہ ایک محتاج کو کھانا کھلا دینا ہے اور جو شخص اپنی خوشی سے

خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ

بھلائی کرے تو یہ اسکے لئے زیادہ بہتر ہے اور اگر تم سمجھ دار ہو تو (سمجھ لو کہ فدیہ سے) روزہ

كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۴﴾ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ

رکھنا تمہارے حق میں (بہر حال) اچھا ہے (روزوں کا) مہینہ رمضان ہے جس میں قرآن

الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ

نازل کیا گیا جو لوگوں کا رہنما ہے اور اُس میں رہنمائی اور (حق و باطل کے)

الْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ؕ وَمَنْ

تمیز کی روشن نشانیاں ہیں (مسلمانو!) تم میں سے جو شخص اس مہینہ میں اپنی جگہ پر ہو تو اسکو

كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ يُرِيْدُ

چاہیئے کہ روزہ رکھے اور جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو اور دنوں میں (روزہ کی) گنتی پوری کرے

اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۖ وَلِتُكْمِلُوا

خدا تمہارے ساتھ آسانی کرنی چاہتا ہے اور تمہارے ساتھ سختی کرنی نہیں چاہتا اور (شمار کا

الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ

حکم اسلئے دیا ہے تاکہ تم (روزوں کی) گنتی پوری کرو اور تاکہ خدا نے جو تم کو راہ پر لگایا ہے اس نعمت پر اسکی بڑائی

تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۸۵﴾ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ

کرو[3] اور تاکہ تم شکر گذار بنو اے رسول! جب میرے بندے میرا حال تم سے پوچھیں تو (کہدو کہ) میں انکے

[1] یہ اس بیمار کا حکم ہے جو روزہ رکھنے پر قادر نہ ہو یا روزہ رکھنے سے مرض کی زیادتی یا پیدا ہو جانے یا دوام کا خوف ہو۔ ۱۲

[2] یہ انکا ذکر ہے جو روزہ تو رکھ سکتے ہیں مگر بہت محنت شاق سے جیسے بڈھے، بڈھیا، مستسقی وغیرہ، یا ہو سکتا ہے کہ عام حکم ہو اور منسوخ ہو۔ ۱۲

[3] بعض مفسرین نے اس کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ جس طرح خدا نے تمہیں بتا دیا ہے اسی طرح تکبیر کہو اور وہ چار نمازوں کے بعد مستحب ہے شب عید کی مغرب عشاء اور عید کے دن کی صبح اور نماز عید و ۱۲ یہ تکبیریں ہیں۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر و للہ الحمد و الحمد للہ علی ما ھدانا و لہ الشکر علی ما اولنا۔

قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ فَلْيَسْتَجِيبُوا

پاس ہی ہوں اور جب مجھ سے کوئی دُعا مانگتا ہے تو میں ہر دُعا کرنیوالوں کی دُعا سُن لیتا ہوں اور جو

لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴿١٨٦﴾ أُحِلَّ لَكُمْ

مناسب ہو تو) قبول کرتا ہوں پس انھیں چاہیئے کہ (میرا ہی کہنا مانیں اور) مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ سیدھی راہ پر

لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ ۚ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ

آجاویں (مسلمانو!) تمہارے واسطے روزوں کی راتوں میں اپنی بیبیوں کے پاس جانا حلال کر دیا گیا عورتیں

وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۗ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ

(گویا) تمہاری چولی ہیں اور تم (گویا) ان کے دامن ہو خدا نے دیکھا کہ تم (گناہ کر کے) اپنا نقصان کرتے تھے

أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ ۖ فَالْآنَ

(کہ آنکھ بچا کے اپنی بی بی کے پاس چلے جاتے تھے) تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہاری خطا سے درگذر کی پس تم

بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ ۚ وَكُلُوا وَ

اب ان سے ہمبستری کرو اور (اولاد سے) جو کچھ خدا نے تمہارے لئے (تقدیر میں) لکھ دیا ہے اسے مانگو اور کھاؤ

اشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ

اور پیو یہانتک کہ صبح کی سفید دھاری (رات کی) کالی دھاری سے (آسمان پر پورب کی طرف)

الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۖ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى

تمہیں صاف نظر آنے لگے۔ پھر رات تک روزہ پورا کرو اور (ہاں) جب تم

اللَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ ۙ فِي

مسجدوں میں اعتکاف کرنے بیٹھو تو اُن سے (رات کو بھی) ہمبستری نہ کرو یہ خدائی

الْمَسَاجِدِ ۗ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا ۗ كَذَٰلِكَ

(معین کی ہوئی) حدیں ہیں تو تم اُن کے پاس بھی نہ جانا یوں کھلم کھلا خدا

يُبَيِّنُ اللَّهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿١٨٧﴾

اپنے احکام لوگوں کے سامنے بیان کرتا ہے تاکہ وہ لوگ (نافرمانی سے) بچیں

لہ ابتدائے اسلام میں یہ حکم تھا کہ شام سے نماز عشاء تک کھانے پینے جماع کی اجازت تھی مگر جب نماز عشاء پڑھ لی یا سو رہے تو سب ناجائز ہو گیا حضرت عمر نے بعد نماز عشاء کے جماع کیا اور صبح کو حضرت رسول اللہ کے پاس شرمائے ہوئے پہنچے اسکے بعد معلوم ہوا کہ انکے ساتھی اور بھی بہت سے ہیں اور سب نے اپنے اپنے گناہ کا اقرار کیا اسکے بعد یہ آیت نازل ہوئی دیکھو تفسیر بیضاوی جلد اوّل صفحہ ۷۵ سطر ۲۱ و تفسیر جلالین برحاشیہ بیضاوی مطبوعہ مصر ۱۲۰ سلہ هن لباس لکم وانتم لباس لهن اسکا ظاہری ترجمہ تو یہ ہے کہ عورتیں تمہاری لباس ہیں اور تم ان کے لباس ہو مگر دیکھنا یہ ہے کہ اس سے خدا کی مراد کیا ہے ابن عباس وغیرہ کا قول تو یہ ہے کہ میاں بی بی ہر ایک دوسرے کے آرام کے باعث ہیں، بعضوں نے کہا ہے کہ چونکہ ایک خاص حالت میں ہر ایک کا بدن دوسرے سے لباس کی طرح چسپا رہتا ہے اس وجہ سے لباس کے لفظ سے فرمایا ہے ربیع وغیرہ کا قول ہے عورتیں تمہاری فرش ہیں اور تم انکے لحاف ہو غرض میں نے ان سب معنی کا لحاظ کر کے ترجمہ کیا ہے کہ اسمیں سب باتیں آ جاتی ہیں اردو محاورہ میں چولی دامن کا ساتھ بھی ضرب المثل ہے۔ واللہ اعلم۔

وَلَا تَأْكُلُوٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى

اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھا جاؤ اور (نہ) مال کو (رشوت میں) حکام کے یہاں

الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ

جھونک دو تاکہ لوگوں کے مال میں سے (جو) کچھ ہاتھ لگے ناحق خورد برد کر جاؤ حالانکہ تم

وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ۭ قُلْ هِىَ

جانتے ہو (اے رسول) تم سے لوگ چاند کے بارے میں پوچھتے ہیں (کہ کیوں گھٹتا بڑھتا

مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ۭ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ

ہے) تم کہہ دو کہ اس سے لوگوں کے دنیوی امور اور حج کے اوقات معلوم ہوتے ہیں اور یہ کوئی [1] بھلی بات

مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ

نہیں ہے کہ گھروں میں پچھواڑے سے (پھاند کے) آؤ بلکہ نیکی اسکی ہے جو پرہیزگاری کرے اور گھروں میں

اَبْوَابِهَا ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۸۹﴾ وَقَاتِلُوْا فِىْ

(آنا ہو تو) ان کے دروازوں کی طرف سے آؤ اور خدا سے ڈرتے رہو تاکہ تم مراد کو پہنچو اور جو لوگ تم سے

سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ

لڑیں تم بھی) خدا کی راہ میں اُن سے لڑو اور زیادتی نہ کرو (کیونکہ) خدا زیادتی

اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۹۰﴾ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ

کرنے والوں کو ہرگز دوست نہیں رکھتا۔ اور تم اُن (مشرکوں) کو جہاں

ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَ

پاؤ مار ہی ڈالو اور اُن لوگوں نے جہاں (مکّہ سے) تمھیں شہر بدر کیا ہے تم بھی انہیں باہر نکال

الْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ

دو۔ اور فتنہ پردازی (شرک) خونریزی سے بھی بڑھ کے ہے اور جبتک وہ لوگ (کفار) مسجد حرام

الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ۭ

(کعبہ) کے پاس تم سے نہ لڑیں تم بھی ان سے وہاں نہ لڑو پس اگر وہ تم سے لڑیں (بے کھٹکے) تم بھی ان کو قتل کرو۔

[1] جابر ابن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ اس آیت میں خداوند عالم نے اس امر کی تعلیم فرمائی ہے کہ جس بات کو حاصل کرنا ہو تو جو اس کا اہل ہو اس سے حاصل کرو نااہل کے پاس نہ جاؤ جس طرح مکان میں دروازے سے جانا مناسب اور عقل سلیم کے موافق ہے اسی طرح کسی چیز کا حاصل کرنا اسکے اہل سے اور اسی کے قریب قریب تفسیر بیضاوی اور کشاف میں بھی ہے اور اسی وجہ سے حضرت رسول نے مختلف الفاظ میں اس مطلب کو ادا کر دیا ہے کہیں یہ فرمایا ہے انا دار الحکمۃ و علی بابھا میں علم و حکمت کا گھر ہوں اور علی اسکے دروازہ ہیں مطلب یہ ہے کہ میرا و میں میرا قرب منزلت جس کو حاصل کرنا ہے وہ علی کے واسطے اور ذریعے سے آئے اور اگر دوسرے کی طرف توجہ کی تو ایسا ہے جیسے گھر میں پچھواڑے سے آنا یعنے ہرگز مطلب تک نہ پہنچے گے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹۱﴾ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

کافروں کی یہی سزا ہے ۔ پھر اگر وہ لوگ باز رہیں تو بے شک خدا بڑا بخشنے

رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۲﴾ وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ

والا مہربان ہے اور ان سے لڑے جاؤ یہانتک کہ فساد (باقی) نہ رہے اور صرف

لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹۳﴾

خدا ہی کا دین رہ جائے پھر اگر وہ لوگ باز رہیں تو انپر زیادتی نہ کرو کیونکہ ظالموں کے سوا کسی پر زیادتی (اچھی) نہیں

اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ

حرمت والا مہینہ حرمت والے مہینے کے برابر ہے (اور کچھ مہینے کی خصوصیت نہیں سب حرمت والی چیزوں میں ایک

فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ

دوسرے کے برابر ہیں پس جو شخص تم پر زیادتی کرے تو جیسی زیادتی اسنے تم پر کی ہے ویسی ہی زیادتی

مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ

تم بھی اُس پر کرو اور خدا سے ڈرتے رہو اور خوب سمجھ لو کہ خدا پرہیزگاروں

اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا

کا ساتھی ہے اور خدا کی راہ میں خرچ کرو اور

تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛۚ وَاَحْسِنُوْا ۛۚ اِنَّ

اپنے ہاتھ (جان) ہلاکت ۱۲ میں نہ ڈالو اور نیکی کرو بے شک

اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۹۵﴾ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ؕ

خدا نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور صرف خدا ہی کے واسطے حج اور عمرہ کو

فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا

پورا کرو پس اگر تم (بیماری وغیرہ کیوجہ سے) مجبور ہو جاؤ تو پھر جیسی قربانی میسر آوے (کردو) اور جب تک

رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ

قربانی اپنی جگہ پر نہ پہنچ جاوے اپنے سر نہ منڈواؤ ۔ پھر جب تم میں سے

۱۲ جناب رسالتمآب کی بعثت کے قبل بھی یہ چار مہینے رجب ذیقعدہ ذی الحجہ محرم کے محترم سمجھے جاتے تھے اور ان میں لڑائی فساد موقوف کر دیتے تھے جب اسلام نے بھی ان مہینوں کو محترم رکھا اور مسلمان اسکے پابند ہو گئے تو کفار اُن پر مختلف حیلوں سے حملہ کرتے اور اہل اسلام حرمت کے خیال سے چپ رہ جاتے تب خدا نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ادب ادب والوں کے ساتھ ہے اور جب وہ لوگ اس کا خیال نہیں کرتے ہیں اور تمھارے پیچھے پڑتے ہیں تو تم کو بھی جواب ترکی بہ ترکی دینے سے کس نے منع کیا ہے جب وہ لوگ نہیں مانتے تو تم بھی اسکا ویسا ہی جواب دو ۱۲ اس میں خدا نے سمجھا دیا ہے کہ تم آپ اپنی جان کے بھی مالک نہیں ہو کہ جو چاہو کر گزرو اور معمولی باتوں پر جان دینے اور لینے کو تیار ہو جاؤ بلکہ جہاد کے سوا جو نبی یا امام کے حکم سے ہو اپنی جان کی حفاظت بہت ضروری ہے اور اسی سے یہ تمدنی مسئلہ بھی حل ہو گیا کہ سلاطین کی اطاعت دنیوی معاملات میں لازمی ہے ۱۲

مَّرِيضًا أَوْ بِهٖٓ أَذًى مِّن رَّأْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّن صِيَامٍ
کوئی بیمار ہو یا اُس کے سر میں کوئی تکلیف ہو تو (سر منڈوانے کا بدلہ)
أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ ۚ فَإِذَآ أَمِنتُمْ ۖ فَمَن تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ
روزے یا خیرات یا قربانی ہے پس جب مطمئن رہو تو جو شخص حج تمتع لہ
إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَن لَّمْ يَجِدْ
کا عمرہ کرے تو اس کو جو قربانی لہ میسر آوے کرنی ہوگی اور جس سے قربانی ناممکن
فَصِيَامُ ثَلَٰثَةِ أَيَّامٍ فِى الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ ۗ
ہو تو تین روزے زمانہ حج میں (رکھنے ہونگے) اور سات روزے جب تم واپس آؤ
تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ۗ ذَٰلِكَ لِمَن لَّمْ يَكُنْ أَهْلُهٗ حَاضِرِى
یہ پوری دہائی ہے۔ یہ حکم اس شخص کے واسطے ہے جس کے لڑکے بالے مسجد
ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ ۚ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ شَدِيدُ
حرام (مکہ) کے باشندے نہ ہوں اور خدا سے ڈرو اور سمجھ لو کہ خدا بڑا سخت عذاب
ٱلْعِقَابِ ﴿١٩٦﴾ ٱلْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَٰتٌ ۚ فَمَن فَرَضَ فِيهِنَّ
والا ہے ، حج کے مہینے تو (اب سب کو) معلوم ہیں (شوال، ذیقعد، ذی الحجہ)
ٱلْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِى ٱلْحَجِّ ۗ وَمَا
پس جو شخص ان مہینوں میں اپنے اوپر حج لازم کرلے تو احرام سے آخر حج تک نہ عورت کے پاس جائے نہ کوئی
تَفْعَلُوا۟ مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ ٱللَّهُ ۗ وَتَزَوَّدُوا۟ فَإِنَّ خَيْرَ
اوگناہ کرے اور نہ جھگڑے اور نیکی کا کوئی سا کام بھی کرو تو خدا اسکو خوب جانتا ہے اور (راستہ کیلئے) زادراہ مہیا کرو اور
ٱلزَّادِ ٱلتَّقْوَىٰ ۚ وَٱتَّقُونِ يَٰٓأُولِى ٱلْأَلْبَٰبِ ﴿١٩٧﴾ لَيْسَ عَلَيْكُمْ
سب سے بہتر زادراہ پرہیزگاری ہے اور اے عقلمندو مجھ سے ڈرتے رہو اس میں کوئی الزام نہیں ہے کہ (حج
جُنَاحٌ أَن تَبْتَغُوا۟ فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ ۚ فَإِذَآ أَفَضْتُم
کے ساتھ تم اپنے پروردگار کے فضل (نفع تجارت) کی خواہش کرو اور پھر جب تم عرفات لہ سے

لہ حج کی تین قسمیں ہیں حج تمتع حج افراد۔ حج قران۔ حج تمتع ان لوگوں پر واجب ہے جو لوگ مکہ معظمہ سے ۱۲ میل یا اس سے زیادہ فاصلہ پر رہتے ہیں اور جو خاص مکہ یا بارہ میل اندر رہنے والے ہیں انکے واسطے حج افراد و قران ہے۔ حج تمتع کی یہ صورت ہے کہ جس کا جو میقات ہو وہاں سے عمرہ کا احرام باندھے پھر مکہ میں جاتے ہی خانہ کعبہ کا طواف کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور کوہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے اور تقصیر کرے اور حلال ہو جائے اسکے بعد ۸ ذی الحجہ کو حج کا احرام مکہ سے باندھے اور نویں ذی الحجہ کو عرفات میں جائے اور غروب آفتاب تک وہاں ٹھہرے اور اعمال بجا لائے اسکے بعد مشعر الحرام میں آئے اور صبح تک وہاں رہے اور اعمال بجالائے دسویں کی صبح کو منیٰ میں آئے اور سر منڈائے اور قربانی دے اور جمرۂ عقبہ پر کنکریاں پھینکے اس کے بعد اگر چاہے تو اسی دن یا اس کی صبح کو مکہ میں چلا آئے اور طواف حج کرے اور نماز طواف پڑھے، سعی کرے، طواف نساء کرے، نماز طواف نساء پڑھے اسکے بعد پھر منیٰ میں آئے اور دو مقاموں پر جو کنکریاں پھینکنی باقی رہ گئی تھیں اُسے کرکے حج تمام کرے اور اگر چاہے تو گیارھویں یا بارھویں کو کنکریاں پھینکنے سے فراغت کرکے تب بارھویں کو کوچ کرکے مکہ میں آئے اور طواف وغیرہ بجالاکر حج کو تمام کرے ۱۲

لہ عرفات ایک مقام کا نام ہے جو مکہ سے کچھ زیادہ فاصلہ پر ہے وہاں نویں ذی الحجہ کو جاکر کچھ خاص اعمال کرنے پڑتے ہیں اور مشعر الحرام مکہ اور عرفات کے درمیان میں ہے جہاں شب دہم ذی الحجہ قیام کرکے کچھ اعمال کرنے ہوتے ہیں اور منیٰ مشعر الحرام اور مکہ کے درمیان ایک مقام ہے جہاں حضرت ابراہیم حضرت اسماعیل کو قربانی دینے لے گئے تھے ۱۲

مِّنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ
چل کھڑے ہو تو مشعر الحرام کے پاس خدا کا ذکر کرو اور اس کی یاد بھی کرو
وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدٰىكُمْ وَإِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ
(تو) جس طرح تمہیں بتایا ہے اگرچہ تم اس کے پہلے تو گمراہوں
الضَّآلِّيْنَ ﴿۱۹۸﴾ ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ
سے تھے۔ پھر جہاں سے لوگ چل کھڑے ہوں وہیں سے تم بھی چل کھڑے ہو
وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۚ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۱۹۹﴾ فَإِذَا
ہو اور خدا سے مغفرت کی دعا مانگو۔ بے شک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے پھر جب تم
قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ آبَآءَكُمْ
ارکان حج بجا لا چکو تو تم اس طرح ذکر خدا کرو جس طرح تم اپنے باپ داداؤں کا ذکر
أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا ۗ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُولُ رَبَّنَآ اٰتِنَا
کرتے ہو بلکہ اس سے بڑھ کے، پھر بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں اے میرے
فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ﴿۲۰۰﴾ وَمِنْهُمْ
پروردگار ہم کو (جو دینا ہے) دنیا ہی میں دیدے حالانکہ (پھر) آخرت میں انکا کچھ حصہ نہیں
مَّنْ يَّقُولُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ
اور بعض بندے ایسے ہیں کہ جو دعا کرتے ہیں کہ اے میرے پالنے والے مجھے دنیا میں نعمت دے اور
حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾ أُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيبٌ
آخرت میں ثواب دے اور دوزخ کی آگ سے بچا یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے اپنی کمائی
مِّمَّا كَسَبُوا ۗ وَاللّٰهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿۲۰۲﴾ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ
کا (حصہ) چکا ہے اور خدا بہت جلد حساب لینے والا ہے اور (ان) گنتی کے چند دنوں
فِي أَيَّامٍ مَّعْدُودَاتٍ ۚ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَآ
تک (تو) خدا کا ذکر کرو پھر جو شخص جلدی کر بیٹھے اور (منیٰ) سے دو ہی دن میں چل کھڑا ہو تو

لہ حج تو اسلام کے قبل سے جاری تھا اور چونکہ عربوں کا قاعدہ تھا کہ اعمال حج سے فارغ ہونے کے بعد شیخی بگھارا کرتے، اپنے بزرگوں کی بڑائیاں کرتے، کوئی سخاوت پر نازاں کوئی شجاعت کا دلدادہ کوئی متاجوں کی ہمدردی پر فخر کناں قصیدے پڑھتے، خدا نے ان باتوں سے ان کو بہ نرمی روکا کہ اگر تمہیں یہ کو اس ہی کرنی ہے تو خدا کی یاد کرو پدرم سلطان بود کہنے کا کیا فائدہ ہنر نما گر دارد نہ جوہر جو ہر تمہارے واسطے بڑے فخر کی بات تو یہی ہے کہ تم خدا سے لو لگاؤ اسی کی یاد کرو باقی ہوس ہے

لہ ایک حدیث میں ہے کہ دنیا کی نعمت سے مراد علم ہے اور آخرت کے ثواب سے مراد بہشت ہے حضرت علی فرماتے ہیں کہ جس شخص کو شکر گزار دل اور ذکر خدا کرنے والی زبان اور ایماندار زوجہ ملے جو اسکے دین و دنیا کے کاموں میں مدد کرے تو اسے دنیا اور آخرت کی نیکی مل گئی۔ ۱۲

لہ ظاہراً یہ مقصود معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص منیٰ میں ہو وہ دسویں کی نماز ظہر سے تیرھویں کی نماز صبح تک پندرہ نمازوں کے بعد اور جو دوسری جگہ ہو دسویں کی ظہر سے بارھویں کی صبح تک دس نمازوں کے بعد یہ تکبیریں پڑھے۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ اللہ اکبر و للہ الحمد اللہ اکبر علی ما ھدنا اللہ اکبر علی ما رزقنا من بھیمۃ الانعام والحمد للہ علی ما اولنا۔

اور چند دنوں سے مراد گیارہ بارہ تیرہ ذی الحجہ ہیں اور انھیں کو ایام تشریق کہتے ہیں۔

۱۲ - ۱۲ - ۱۲

اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ۗ

اُس پر بھی گناہ نہیں ہے اور جو (تیسرے دن تک) ٹھہرا رہے اُس پر بھی کچھ گناہ نہیں (لیکن یہ رعایت)

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾ وَمِنَ

اُسکے واسطے ہے جو پرہیزگار ہو اور خدا سے ڈرتے رہو اور یہ یقین جانو کہ (ایکدن) تم سب کے سب اسی کی طرف

النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ

قبروں سے اٹھائے جاؤ گے (اے رسول) بعض لوگ (منافقین سے ایسے بھی ہیں) جن کی (چکنی چپڑی) باتیں (اس

اللّٰهَ عَلٰى مَا فِىْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ﴿۲۰۴﴾ وَاِذَا تَوَلّٰى

ذراسی) دنیوی زندگی میں تمہیں بہت بھاتی ہیں اور اپنی دلی محبت پر خدا کو گواہ مقرر کرتے ہیں حالانکہ وہ تمہارے دشمنوں میں

سَعٰى فِى الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ

سب سے زیادہ جھگڑالو ہے اور جہاں (تمہاری محبت سے) منہ پھیرا تو ادھر اُدھر دوڑ دھوپ کرنے لگا تاکہ ملک میں فساد

وَالنَّسْلَ ۗ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ﴿۲۰۵﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُ

پھیلائے اور زراعت اور مویشی کا ستیاناس کریں اور خدا فساد کو اچھا نہیں سمجھتا اور جب کہا جاتا ہے کہ خدا

اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ۗ

سے ڈر تو اسے غرور گناہ پر اُبھارتا ہے پس ایسے (کمبخت) کیلئے جہنم (ہی) کافی

وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۲۰۶﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِىْ نَفْسَهُ

ہے اور بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے اور لوگوں[1] میں سے (خدا کے بندے) کچھ ایسے بھی ہیں جو خدا کی

ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ ۢ بِالْعِبَادِ ﴿۲۰۷﴾

خوشنودی حاصل کرنیکی غرض سے اپنی جان تک بیچ ڈالتے ہیں اور خدا ایسے بندوں پر بڑا ہی شفقت والا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِى السِّلْمِ كَآفَّةً ۖ وَلَا

ایمان والو تم سب کے سب (کبار اسلام میں (پوری طرح) داخل ہو جاؤ اور

تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۗ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۰۸﴾

شیطان کے قدم بہ قدم نہ چلو وہ تمہارا یقینی ظاہر بہ ظاہر دشمن ہے

[1] جب کفار مکہ نے باہم جناب رسالت مآب کے قتل کا مشورہ کر کے آپ کا گھر گھیر لیا اور خدا نے آپ کو خبر دیدی اور آپ نے ہجرت کے خیال سے علی مرتضیٰ سے فرمایا کہ کفار مکہ نے مجھے فرش خواب پر مار ڈالنے کا ارادہ کیا ہے تم میری جگہ میری عبا اوڑھ کر سو رہو تاکہ لوگ یہ سمجھیں کہ میں سو رہا ہوں اور میں باہر جاتا ہوں۔ علی مرتضیٰ نے عرض کی اگر میں سو رہوں تو آپ کو کوئی گزند نہ پہنچے گا فرمایا نہیں علی مرتضیٰ نے عرض کی میری جان جائے یا رہے آپ کی سلامتی بہرحال مطلوب ہے اس پر خدا تعالیٰ نے علی مرتضیٰ کی مدح میں یہ آیت نازل کی حضرت رسول فرماتے ہیں کہ اس شب خداوند عالم نے جبرئیل و میکائیل کی طرف وحی کی کہ میں نے تم دونوں میں بھائی چارہ قرار دیا اور ایک کی عمر دوسرے سے زیادہ کی۔ تم میں سے کون ایسا ہے جو اپنی عمر اپنے بھائی کو دیدے مگر دونوں نے اس سے انکار کیا۔ تب خدا نے ان دونوں فرشتوں سے فرمایا کہ میں نے علی ولی اور محمد نبی میں بھائی چارہ قرار دیا ہے تم دیکھو علی نے اپنی جان نبی پر نثار کی ہے اور نبی کے بستر پر کس طرح بیخوف و خطر سو رہا ہے تم دونوں ابھی زمین پر جاؤ اور علی کی اُس کے دشمنوں سے حفاظت کرو۔ یہ سنتے ہی دونوں زمین پر آئے اور جبرئیل علی مرتضیٰ کے سرہانے اور میکائیل پائنتی بیٹھے اور جبرئیل علی مرتضیٰ کی طرف مخاطب کر کے کہنے لگے اے ابن ابی طالب مبارک ہو تمہارا مثل کون ہے کہ خود خداوند عالم اپنے فرشتوں پر تمہارے سبب سے فخر و مباہات کرتا ہے۔ دیکھو تفسیر ثعلبی۔ احیاء العلوم امام غزالی وغیرہ۔

۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

۱۲-۱۲-۱۲

فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا

پھر جب تمہارے پاس روشن دلیلیں آچکیں اس کے بعد بھی ڈگمگا گئے تو (اچھی طرح) سمجھ لو کہ خدا

اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۰۹﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ

(ہر طرح) غالب اور تدبیر والا ہے کیا وہ لوگ اسی کے منتظر ہیں کہ سفید ابر کے سائبانوں

اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ ۭ

(کی آڑ) میں (عذاب) خدا اور (عذاب کے) فرشتے (ان پر) آ ہی جاویں اور سب جھگڑے چک ہی جاویں

وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۲۱۰﴾ سَلْ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ كَمْ

حالانکہ (آخر) کل امور خدا ہی کی طرف رجوع کئے جاوینگے (اے رسول) بنی اسرائیل سے پوچھو کہ ہم نے انکو

اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۢ بَيِّنَةٍ ۭ وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ

کیسی (کیسی) روشن نشانیاں دیں اور جب کسی شخص کے پاس خدا کی نعمت (کتاب) آچکی اس

بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۱۱﴾ زُيِّنَ

کے بعد بھی اس کو بدل ڈالے تو بے شک خدا سخت عذاب والا ہے جن لوگوں

لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ

نے کفر اختیار کیا ان کے لئے دنیا کی (ذرا سی) زندگی خوب اچھی کر دکھائی گئی ہے اور

اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ

ایمانداروں سے مسخرہ پن کرتے ہیں حالانکہ قیامت کے دن پرہیزگاروں کا درجہ ان سے (کہیں) بڑھ چڑھ کے

مَنْ يَّشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۱۲﴾ كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۟

ہوگا اور خدا جس کو چاہتا ہے بیحساب روزی عطا فرماتا ہے (پہلے سب لوگ ایک ہی دین رکھتے تھے پھر

فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۠ وَاَنْزَلَ

(آپس میں جھگڑنے لگے تب) خدا نے (نجات کی) خوشخبری دینے والے اور (عذاب سے) ڈرانے والے پیغمبروں کو بھیجا

مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا

اور ان پیغمبروں کے ساتھ برحق کتاب بھی نازل کی تاکہ جن باتوں میں لوگ جھگڑتے تھے (کتاب خدا اس کا) فیصلہ کر دے

۱۲ مکہ کے کفار جو مالدار تھے مثل ابوجہل و ہشام وغیرہ کے وہ فقراء مومنین مثل عمار اور صہیب و بلال وغیرہ کو دیکھ کر ہنسی اڑایا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اگر محمد سچے ہوتے تو ہم جیسے اشراف انکی پیروی کرتے کنگالوں کا ایمان لانا ہی کیا۔ انہی لوگوں کی رد میں خدا نے یہ آیت نازل کی۔ ۱۲

فِيهِ ۚ وَمَا اخْتَلَفَ فِيهِ إِلَّا الَّذِينَ أُوتُوهُ مِن بَعْدِ مَا

اور (پھر افسوس تو یہ ہے کہ) اس حکم سے اختلاف کیا بھی تو انھیں لوگوں نے جن کو کتاب دی گئی تھی (اور وہ بھی جب

جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۖ فَهَدَى اللَّهُ الَّذِينَ

انکے پاس خدا کے صاف صاف احکام آچکے اسکے بعد (اور وہ بھی آپس کی شرارت سے) تب خدا نے اپنی مہربانی

آمَنُوا لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ ۗ وَاللَّهُ يَهْدِي

سے (خالص) ایمانداروں کو وہ راہ حق دکھادی جس میں ان لوگوں نے اختلاف ڈال رکھا تھا اور خدا جسکو چاہے

مَن يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٢١٣﴾ أَمْ حَسِبْتُمْ أَن

راہ راست کی ہدایت کرتا ہے کیا لہ تم یہ خیال کرتے ہو کہ بہشت میں پہنچ ہی جاؤ

تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُم مَّثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا

گے حالانکہ ابھی تک تمھیں اگلے زمانہ والوں کی سی حالت نہیں پیش آئی کہ

مِن قَبْلِكُم ۖ مَّسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُوا

انھیں طرح طرح کی تکلیفوں (فاقہ کشی محتاجی) اور بیماری نے گھیر لیا تھا اور زلزلے میں اسقدر

حَتَّىٰ يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ

جھنجھوڑے گئے کہ آخر (عاجز ہوکے) پیغمبر اور ایمان والے جو ان کے ساتھ تھے کہنے لگے

مَتَىٰ نَصْرُ اللَّهِ ۗ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ ﴿٢١٤﴾

(دیکھئے) خدا کی مدد کب (ہوتی) ہے دیکھو (گھبراؤ نہیں) خدا کی مدد یقیناً بہت قریب ہے۔

يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ ۖ قُلْ مَا أَنفَقْتُم مِّنْ

(اے رسول) تم سے لوگ پوچھتے ہیں کہ خدا کی راہ میں کیا خرچ کریں (تو تم انھیں) جواب دو کہ تم اپنی نیک کمائی

خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ وَالْيَتَامَىٰ وَ

سے جو کچھ خرچ کرو تو (وہ تمھارے) ماں باپ اور قرابت داروں اور یتیموں اور محتاجوں

الْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ ۗ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ

اور پردیسیوں کا حق ہے، اور تم کوئی سا نیک

لہ حضرت رسول کے زمانہ کے مسلمان بھی تو ہر طرح کے تھے کچھ لوگوں کو کفار کے ستانے اور اپنی تکلیفوں کا خیال کرکے گھبراہٹ پیدا ہوئی تو خداوند عالم نے ان کی فہمائش کی اور صبر کی اور استحقاق جنت کے مرتبہ کو سمجھا دیا ۱۲

خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ﴿٢١٥﴾ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَ

کام کرو خدا اس کو ضرور جانتا ہے (مسلمانو) تم پر جہاد فرض کیا گیا اگرچہ تم پر

هُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۖ وَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ

شاق ضرور ہے اور عجب نہیں کہ تم کسی چیز (جہاد) کو ناپسند کرو حالانکہ وہ تمہارے حق میں

لَّكُمْ ۖ وَعَسَىٰ أَن تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ

بہتر ہو اور عجب نہیں کہ تم کسی چیز کو پسند کرو حالانکہ وہ تمہارے حق میں بری ہو اور خدا (تو)

وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٢١٦﴾ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ

جانتا ہی ہے مگر تم نہیں جانتے ہو (اے رسول) تم سے لہ لوگ حرمت والے مہینوں کی نسبت

قِتَالٍ فِيهِ ۖ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ ۖ وَصَدٌّ عَن سَبِيلِ

پوچھتے ہیں کہ (آیا) جہاد انمیں (جائز) ہے تو تم انہیں جواب دو کہ ان مہینوں میں جہاد بڑا گناہ ہے اور (یہ بھی

اللَّهِ وَكُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۗ وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِ

یاد رہے) کہ خدا کی راہ سے روکنا اور خدا سے انکار اور مسجد حرام (کعبہ) سے (روکنا) اور جو اسکے اہل ہیں انکا مسجد سے

مِنْهُ أَكْبَرُ عِندَ اللَّهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۗ وَ

نکال باہر کرنا یہ سب (خدا کے نزدیک اس سے بھی بڑھ کر گناہ ہے اور فتنہ پردازی کشت وخون سے بھی بڑھکر ہے اور

لَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّىٰ يَرُدُّوكُمْ عَن دِينِكُمْ

یہ کفار ہمیشہ تم سے لڑتے ہی چلے جائینگے یہانتک کہ اگر ان کا بس چلے تو تم کو تمہارے دین سے

إِنِ اسْتَطَاعُوا ۚ وَمَن يَرْتَدِدْ مِنكُمْ عَن دِينِهِ

پھیر دیں اور تم میں جو شخص اپنے دین سے پھرا اور کفر ہی کی حالت میں

فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا

مرگیا تو ایسوں ہی کا کیا کرایا سب کچھ دنیا اور آخرت (دونوں) میں اکارت

وَالْآخِرَةِ ۖ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢١٧﴾

ہے اور یہی لوگ جہنمی ہیں (اور) وہ اسی میں ہمیشہ رہینگے

لہ حضرت رسولؐ نے جنگ بدر سے دو مہینہ قبل عبداللہ بن جحش اپنے پھوپھی زاد بھائی کو اسی جوانوں کا افسر بنا کے جمادی الثانی کے مہینے میں قریش کے قافلے پر جو مال تجارت لئے ہوئے طائف سے آتا تھا حملہ کرنے کے واسطے روانہ کر دیا تھا۔ جب دونوں میں مڈبھیڑ ہوئی تو لڑائی چھڑ گئی اور قافلہ قریش سے عمرو حضرمی مارا گیا اور مسلمانوں کی نکلیاں فتح ہوئی بہت سے کفار اسیر ہوئے اور مال غنیمت بھی ہاتھ لگا، جب شام ہوئی تو لوگوں نے رجب کا چاند دیکھا مگر ان کو یہ نہ معلوم ہوا کہ آج ہی چاند ہوا ہے یا کل کا ہے جب یہ خبر پھیلی تو کفار نے طعنہ زنی شروع کی کہ محمدؐ نے حرام مہینے کو حلال کر دیا۔ جب یہ لوگ حضرت کے پاس پہنچے تو آپؐ نے بہت تنبیہ کی اور ان لوگوں نے اپنی ناواقفیت کا عذر پیش کیا الغرض رسول اللہؐ نے مال غنیمت اور اسیروں کو واپس کر دیا اور اسمیں تصرف نہ کرنے دیا اسی اثنا میں کفار نے ایک خط کے ذریعہ سے حرام مہینوں کے بارے میں سوال کیا اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی مگر ساتھ ہی اسکے یہ بھی سمجھا دیا کہ ان مہینوں میں جہاد بے شک حرام ہے۔ مگر جب کفار تم پر زیادتی کریں تو تم کیوں خیال کرو۔ ۱۲

حرمت والے مہینوں کا ذکر

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ

بیشک جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور خدا کی راہ میں ہجرت کی اور

سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ

جہاد کیا۔ یہی لوگ رحمت خدا کے امیدوار ہیں اور خدا بڑا بخشنے

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۱۸﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ؕ قُلْ

والا مہربان ہے (اے رسول) تم سے لوگ شراب[1] اور جوئے کے بارے میں پوچھتے ہیں تو

فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۫ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ

تم ان سے کہدو کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور (کچھ) فائدے بھی ہیں اور انکے فائدے

مِنْ نَّفْعِهِمَا ؕ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۬ ؕ قُلِ

سے انکا گناہ بڑھ کے ہے اور تم سے لوگ پوچھتے ہیں کہ خدا کی راہ میں کیا خرچ کریں تم (ان سے)

الْعَفْوَ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ

کہدو کہ جو تمھاری ضرورت سے بچے یوں خدا اپنے احکام تم سے صاف صاف بیان کرتا ہے

تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱۹﴾ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ

تاکہ تم دُنیا اور آخرت (کے معاملات) میں غور کرو اور تم سے لوگ یتیموں کے

الْيَتٰمٰى ؕ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ؕ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ

بارے میں پوچھتے ہیں تم (ان سے) کہدو کہ انکی اصلاح (دُرستی) بہتر ہے اور اگر تم ان سے مل

فَاِخْوَانُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ؕ وَلَوْ

جل کر رہو تو (کچھ حرج نہیں آخر) وہ تمھارے بھائی ہی تو ہیں اور خدا فسادی کو خیر خواہ سے الگ خوب جانتا ہے

شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۲۰﴾ وَلَا

اور اگر خدا چاہتا تو تمکو مصیبت میں ڈال دیتا، بے شک خدا زبردست حکمت والا ہے اور (مسلمانو)

تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ

تم مشرک عورتوں سے جب تک ایمان نہ لائیں نکاح نہ کرو کیونکہ مشرک عورت تمھیں (اپنے حسن و جمال میں)

[1] یہ تو کھلی ہوئی بات ہے کہ خداوند عالم نے عقل کی سی کوئی دوسری نعمت انسان کو نہیں عطا کی کہ اسی کی بدولت اشرف المخلوقات کہلایا۔ فرشتوں سے بھی دو چار قدم آگے بڑھ گیا اور خواہش نفسانی اور غصہ اسکے دو قوی حریف ہیں۔ اسی بدن کی سلطنت میں اپنی ڈھائی اینٹ کی مسجد الگ بناتے ہوتے ہیں اور عقل کے پیچھے پڑے رہتے ہیں۔ اور یہ کمبخت جسکا نام شراب ہے ان دونوں حریفوں کو اور شدید بنا دیتی ہے اور دیوانہ ہوتے بس است اس کی مدد سے عقل کو اور دبا لیتی ہے اور انسان انسانیت سے باہر ہو جاتا ہے اسکے علاوہ اسی شراب کی بدولت بہت سی برائیاں بھی پیدا ہوتی ہیں۔ کانشا اس سے لگتا ہے کہ اس لگ جاتی ہے ورم جگر اس ہوتا ہے۔ انہی وجوہ سے حکمت اخلاق اور حکمت ناموس دونوں کا اس پر اتفاق ہے کہ اسے منہ نہ لگانا چاہئے کیونکہ یہ رذیل چیز عقل پر مسلط ہو جاتی ہے اور انہی امور پر نظر کر کے شریعت نے اسی کو قطعی حرام قرار دے دیا۔ اور جو ابھی چونکہ ان دونوں حریفوں کا پشت پناہ ہے اسی وجہ سے اس کو بھی حرام کر دیا ہے۔ ۱۲

مشرک سے نکاح نہ کرو

خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ
کیسی ہی اچھی کیوں نہ معلوم ہو مگر پھر بھی ایماندار عورت اس سے ضرور اچھی ہے اور مشرکین ۱؎ جبتک ایمان نہ

حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ۚ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ
لائیں اپنی عورتیں انکے نکاح میں نہ دو اور مشرک تمہیں کیسا ہی اچھا کیوں نہ معلوم ہو مگر پھر بھی بندۂ مومن

اَعْجَبَكُمْ ۗ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا
اس سے ضرور اچھا ہے یہ (مشرک مرد ہو یا عورت) لوگوں کو دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور خدا اپنی عنایت سے

اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ
بہشت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے اور اپنے احکام لوگوں سے صاف صاف بیان کرتا ہے

لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۲۱﴾ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۭ
تاکہ یہ لوگ چیتیں (اے رسول) تم سے لوگ حیض ۱؎ کے بارہیں پوچھتے ہیں تم ان سے

قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَاۗءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا
کہدو کہ یہ گندگی اور گھن کی بیماری ہے تو (ایام) حیض میں تم عورتوں سے الگ رہو اور

تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ
جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں اُن کے پاس نہ جاؤ پس جب وہ پاک ہو جائیں تو جدھر سے تمہیں

مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ
خدا نے حکم دیا ہے اُن کے پاس جاؤ بیشک خدا توبہ کرنیوالوں اور ستھرے لوگوں کو

وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿۲۲۲﴾ نِسَاۗؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۠ فَاْتُوْا
پسند کرتا ہے تمہاری بی بیاں (گویا) تمہاری کھیتی ہیں تو تم اپنی کھیتی میں

حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۡ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ۭ وَاتَّقُوا
جس طرح چاہو ۲؎ آؤ اور اپنی آیندہ کی بھلائی کے واسطے (اعمال صالحہ) پیشگی بھیجو اور خدا

اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۲۳﴾
سے ڈرتے رہو اور یہ بھی سمجھ رکھو کہ (ایک دن) تمکو اسکے سامنے جانا ہے اور (اے رسول) ایمانداروں کو

۱؎ مشرک صرف اُسی کو نہیں کہتے جو خدا کی ذات میں شریک کرے بلکہ اُس کی خاص صفتوں یا عبادت میں شریک کرنیوالا بھی مشرک ہے اور انبیاء یا ائمہ کو دُعا میں وسیلہ و ذریعہ قرار دینا ان تین قسموں میں سے کسی قسم میں داخل نہیں ہے۔ ۱۲

۱؎ چونکہ حیض کے زمانہ میں عورت کی طبیعت خون کے نکالنے کی طرف متوجہ رہتی ہے اور جماع سے قوت انفعالی کا ہیجان ہوتا ہے اور دونوں قوتوں کے باہم ضد ہونے کی وجہ سے طبیعت کو جو سلطان بدن ہے تحیر ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے مختلف امراض پیدا ہوتے ہیں اسکے علاوہ مرد کی خواہش نفسانی جماع کے وقت منی کے نکلنے کی طرف متوجہ رہتی ہے اور مسامات بدن کھل جاتے ہیں اور خون حیض سے بخارات بند ہو کر بُرے آثار پیدا کرتے ہیں اسکے علاوہ خود خون بھی سوراخ ذکر میں داخل ہو کر سوزاک وغیرہ کے پیدا کرنے کا باعث ہوتا ہے انہی وجوہ سے شریعت نے حالت حیض میں جماع کو قطعی حرام فرمادیا۔ ۱۲ مرد کا شتکار ہے اور عورت کھیتی اور نطفہ زیج پس کاشتکار کبھی یہ گوارا نہ کریگا کہ اپنے بیج ایسی جگہ بوئے جہاں اُگنے کی اُمید نہ ہو اسی وجہ سے خدا نے لواطہ کو قطعی حرام کر دیا اور عورت کے ساتھ بھی لواطہ ایسا ہی ہے اور یہاں جو حکم دیا ہے کہ جدھر سے چاہو آؤ اسکا مطلب یہ ہے کہ جو ترکیب تمہیں پسند آئے اس طرح جماع کرو مگر آگے ہی کیطرف کیونکہ ہر سوراخ کو یکساں نہ سمجھنا چاہئے مرد اور عورت کے عضو مخصوص میں خدا نے ایک خاص قدرتی نرمی گرمی امانت رکھی ہے جو خود سینکڑوں امراض کی دوا ہے اور یہ بات لواطہ اور حیض میں حاصل نہیں بلکہ ان سے اور امراض میں مبتلا ہو جایا کرتے ہیں رطوبت آجاتی ہے رگیں مسل جاتی ہیں حتی کہ رفتہ رفتہ کر کے بیکار ہو جاتے ہیں اس وجہ سے اگر تو ابتدا میں عورت سے جماع کرنا شروع کرے تو عورت کی دبر آئندہ،

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَ

(نجات کی) خوشخبری دیدو اور (مسلمانو) تم اپنی قسموں[1] کے حیلے سے خدا (کے نام) کو (لوگوں کیساتھ)

تَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۲۲۴ لَا

سلوک کرنے اور خدا سے ڈرنے اور لوگوں کے درمیان صلح کرانے کا مانع نہ ٹھہراؤ اور خدا (سب کی) سنتا اور

يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ

(سب کچھ) جانتا ہے تمہاری لغو قسموں پر (جو بے اختیار زبان سے نکل جاوے) خدا تم سے گرفت نہیں

بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝۲۲۵ لِلَّذِيْنَ

کرنے کا مگر اُن قسموں پر ضرور تمہاری گرفت کریگا جو تم نے قصد دل سے کھائی ہوں اور خدا بڑا بخشنے والا بردبار ہے

يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ

جو لوگ اپنی بی بیوں کے پاس جانے کی قسمیں کھائیں[2] انکے لیے چار مہینے کی مہلت ہے پس اگر (وہ اپنی

فَاۗءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۲۲۶ وَاِنْ عَزَمُوا

قسم سے اس مدت میں باز آئیں) اور انکی طرف توجہ کریں بیشک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے اور اگر طلاق ہی

الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۲۲۷ وَالْمُطَلَّقٰتُ

کی ٹھان لیں تو (بھی) بیشک خدا سب کی سنتا اور سب کچھ جانتا ہے۔ اور جن عورتوں کو طلاق دی گئی

يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْۗءٍ ۭ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ

ہے وہ اپنے آپ کو (طلاق کے بعد) تین[3] حیض کے (ختم) ہو جانے تک (نکاح ثانی سے)

اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ

روکیں اور اگر (وہ عورتیں) خدا اور روز آخرت پر ایمان لائی ہیں تو اُن کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ جو

يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ

کچھ بھی خدا نے ان کے رحم (پیٹ) میں پیدا کیا ہے اُسکو چھپائیں اور اگر ان کے شوہر میل جول کرنا چاہیں

فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ۭ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ

تو وہ (مدت مذکورہ) میں انکے واپس بلا لینے کے زیادہ حقدار ہیں اور شریعت کے موافق عورتوں کا (مردوں پر) ویسا ہی

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) فوج کی بھاپ سے ایک قسم کی سینک ہوتی ہے کہ وہ رطوبت زائل ہو جاتی ہے اور مرض جاتا رہتا ہے۔ (حاشیہ صفحہ ہذا)

[1] عبداللہ بن رواحہ نے قسم کھائی تھی کہ اپنے داماد بشیر بن نعمان سے اچھا سلوک نہ کرے گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

[2] عرب کا دستور یہ تھا کہ جو اپنی بی بی سے ناخوش ہوتا قسم کھا لیتا کہ میں اس سے بہتر نہ ہونگا کہ وہ دوسرا عقد بھی نہ کر سکے اور نہ ہی ادھر میں لٹکتی رہے شریعت نے اس کی حد مقرر کر دی کہ عورت اگر چاہے تو حاکم شرع کی طرف رجوع کرے حاکم شرع اسے چار مہینے کی مہلت دیگا اور مرد کو مجبور کرے گا کہ خواہ کفارہ دے کر اپنی بی بی سے میل کر لے یا طلاق دیدے۔ ۱۲

[3] یعنی جس عورت کی علامت معین ہو سکے عدہ تین حیض سے پاکی ہے اور جن عورتوں کا خون کسی وجہ سے رک گیا ہو تو ان کا عدہ تین مہینے ہے

۱۲ - ۱۳ - ۱۲۰

عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۗ وَاللّٰهُ

کچھ (حق) ہے جو (مردوں کا) عورتوں پر ہے طرز البتہ مردوں کو (فضیلت میں) عورتوں پر فوقیت ضرور ہے اور خدا

عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۲۹﴾ اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌ ۢ

زبردست حکمت والا ہے طلاق (رجعی جس کے بعد رجوع ہو سکتی ہے) دو ہی مرتبہ ہے اسکے بعد یا تو

بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ ۢ بِاِحْسَانٍ ۗ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ

شریعت کے موافق روک ہی لینا چاہیئے یا حسن سلوک سے (تیسری دفعہ) بالکل رخصت[۱] اور تم کو یہ جائز نہیں کہ

تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْـًٔا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا

جو کچھ تم انہیں دے چکے ہو اسمیں سے پھر کچھ واپس لو مگر جب دونوں کو اسکا خوف ہو کہ خدا نے جو حدیں مقرر کر

يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ

دی ہیں انکو دونوں میاں بیوی قائم نہ رکھ سکیں گے پھر اگر تمہیں (اے مسلمانو) یہ خوف ہو کہ یہ دونوں خدا کی (مقرر کی

اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ۭ تِلْكَ

ہوئی) حدوں پر قائم نہ رہیں گے تو اگر عورت مرد کو کچھ دیکر اپنا پیچھا چھڑائے (خلع کرائے) تو اس میں ان دونوں

حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ

پر کچھ گناہ نہیں ہے یہ خدا کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں پس ان سے آگے نہ بڑھو اور جو خدا کی (مقرر کی ہوئی) حدوں

فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۲۹﴾ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ

سے آگے بڑھتے ہیں وہ ہی لوگ تو ظالم ہیں۔ پھر اگر تیسری بار بھی عورت کو طلاق (بائن)

لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ۭ فَاِنْ طَلَّقَهَا

دے تو اس کے بعد جب تک دوسرے مرد سے[۲] نکاح نہ کرے اسکے لئے حلال نہیں ہاں اگر دوسرا شوہر

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا

(نکاح کے بعد) اسکو طلاق دیدے تب البتہ ان میاں بیوی پر باہم میل کر لینے میں کچھ گناہ نہیں ہے اگر

حُدُوْدَ اللّٰهِ ۭ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۰﴾

ان دونوں کو یہ گمان ہو کہ خدا کی حدوں کو قائم رکھ سکیں گے اور یہ خدا کی (مقرر کی) ہوئی حدیں ہیں جو سمجھدار لوگوں کے واسطے

[۱] اس سے مراد طلاق بائن ہے کہ اس کے بعد بے محلل کے رجوع نہیں ہو سکتی ۱۲

[۲] اس کو فقہ کی اصطلاح میں محلل کہتے ہیں ۱۲

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ

صاف صاف بیان کرتا ہے اور جب تم اپنی بی بیوں کو طلاق دو اور انکی مدت پوری ہونیکو آئے تو اچھے عنوان سے اُن کو

بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّلَا تُمْسِكُوْهُنَّ

روک لو یا حسن سلوک سے بالکل رخصت ہی کردو اور انھیں تکلیف پہنچانے کے لئے

ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ

نہ روکو تاکہ (پھر اُن پر) زیادتی کرنے لگو اور جو ایسا کریگا تو یقیناً اپنے ہی پر

نَفْسَهٗ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّاذْكُرُوْا

ظلم کرے گا اور خدا کے احکام کو (کچھ) ہنسی ٹھٹھا نہ سمجھو اور خدا نے جو تمھیں

نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ

نعمتیں دی ہیں انہیں یاد کرو اور اُس نے جو کتاب اور عقل کی باتیں تم پر نازل کیں

وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ

ان سے تمھاری نصیحت کرتا ہے اور خدا سے ڈرتے رہو اور سمجھ رکھو کہ خدا

اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۳۱﴾ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ

ہر چیز کو ضرور جانتا ہے اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی

فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ

مدت (عدہ) پوری کرلیں تو انھیں اپنے شوہروں کے ساتھ نکاح کرنے سے نہ روکو،

اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ

جب آپس میں دونوں میاں بیوی شریعت کے موافق اچھی طرح مل جل جائیں یہ اُسی شخص

ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ

کو نصیحت کی جاتی ہے جو تم میں سے خدا اور روز آخرت

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ

پر ایمان لا چکا ہو یہی تمھارے حق میں بڑی پاکیزہ اور صفائی

الثلث الثالث

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۲﴾ وَالْوَالِدٰتُ

کی بات ہے اور (اسکی خوبی) خدا خوب جانتا ہے اور تم (ویسا) نہیں جانتے ہو اور (طلاق دینے کے بعد)

يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ

جو شخص اپنی اولاد کو پوری مدت تک دودھ پلوانا چاہے تو اس کی خاطر سے مائیں اپنی اولاد

اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ

کو پورے دو برس لہ دودھ پلائیں اور جس کا وہ لڑکا ہے۔ (باپ)

رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ لَا تُكَلَّفُ

اُس پر ماؤں کا کھانا کپڑا دستور کے مطابق لازم ہے کسی شخص کو زحمت نہیں دیجاتی

نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ ۢ بِوَلَدِهَا

مگر اس کی گنجائش بھر۔ نہ ماں کا اسکے بچہ کی وجہ سے نقصان گوارا کیا جائے اور نہ جس کا لڑکا ہے (باپ)

وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۚ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ

اسکا (بلکہ دستور کے مطابق دیا جائے) اور اگر باپ نہ ہو تو (دودھ پلانے کا حق) اسی طرح وارث

فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَ

پر لازم ہے پھر اگر (دو برس کے قبل) ماں باپ دونوں اپنی مرضی اور مشورہ سے دودھ بڑھائی

تَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ؕ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ

کرنا چاہیں تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں اور اگر تم اپنی اولاد کو (کسی انا سے)

تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا

دودھ پلوانا چاہو تو (اس میں بھی) تم پر کچھ گناہ نہیں ہے۔ بشرطیکہ جو

سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

تم نے دستور کے مطابق مقرر کیا ہے اُنکے حوالے کردو اور خدا سے ڈرتے رہو

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۳﴾

اور جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو خدا ضرور دیکھتا ہے۔

رضاعت کا حکم

لہ اس سے واضح ہوا کہ کم سے کم حمل کی مدت چھ مہینے ہیں۔ کیونکہ دوسرے مقام پر خدا نے حمل اور رضاعت کا زمانہ تیس مہینے فرمایا ہے پھر تیس میں دو برس منہا کر دینے کے بعد چھ مہینے بچتے ہیں۔ ۱۲

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا

اور تم میں سے جو لوگ بیبیاں چھوڑ کے مر جائیں تو یہ

يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا

عورتیں چار مہینے دس روز (عدہ بھر) اپنے کو روکیں (اور دوسرا نکاح

بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ

نہ کریں) پھر جب (عدہ کی) مدت پوری کرلیں تو شریعت کیمطابق جو کچھ اپنے حق میں

اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝۲۳۴

کریں [1] اس بارہیں تمپر کوئی الزام نہیں ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے۔

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ

اور اگر تم (اس خوف سے کہ شاید کوئی دوسرا نکاح کرلے) ان عورتوں سے اشارۃً نکاح کی (قبل عدہ) خواستگاری

النِّسَاۗءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ

کرو یا اپنے دلوں میں چھپائے رکھو تو اس میں بھی کچھ تمپر الزام نہیں ہے (کیونکہ) خدا کو معلوم ہے کہ تم سے

سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ

صبر نہ ہوسکے گا (اور) ان عورتوں سے نکاح کرنیکا خیال آئیگا لیکن چوری چھپے سے (نکاح کا) وعدہ نہ کرنا مگر

اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۬ وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ

یہ کہ ان سے اچھی بات کہہ گذرو (تو مضائقہ نہیں) اور جب تک مقرر میعاد گذر

النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ

نہ جائے نکاح کا قصد بھی نہ کرنا اور سمجھ رکھو کہ جو کچھ تمہارے دل میں

يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ

ہے خدا اسکو ضرور جانتا ہے تو اسسے ڈرتے رہو اور (یہ بھی) جان لو کہ خدا

اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝۲۳۵ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ

بڑا بخشنے والا بردبار ہے اور اگر تم نے اپنی بی بیوں کو ہاتھ تک نہ لگایا ہو

[1] مطلب یہ ہے کہ اگر انکی خواہش نکاح ثانی کی ہو اور اس بناپر اپنا بناؤ سنگار کریں تو تم پر اس کا کوئی الزام نہیں کہ ان کو زیادہ دنوں تک سوگ پر کیوں نہ مجبور کیا جیسا کہ عرب کا دستور تھا اور ہندوستان میں بھی مروج ہے کہ بیوہ ہونا دنیا و ما فیہا سے بیکار ہوجانا ہے نہ وہ خوشی کی کسی رسم میں شریک کی جائے گی نہ اس کے ہاتھ پاؤں مبارک سمجھے جاتے ہیں گویا اس نے اپنے ہاتھوں شوہر کو مار ڈالا ہے۔ خدا رحم کرے ۱۲

النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۖ

اور نہ مہر ہی معین کیا ہو اُسکے قبل ہی تم ان کو طلاق دیدو تو اس میں بھی تم پر کچھ الزام نہیں ہے

وَّمَتِّعُوْهُنَّ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ

ہاں اُن عورتوں کے ساتھ (دستور کے مطابق) مالدار پر اپنی حیثیت کے موافق اور غریب پر اپنی حیثیت

قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًا ۢ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۲۳۶﴾

کے موافق (کپڑے روپئے وغیرہ سے) کچھ سلوک کرنا لازم ہے نیکی کرنیوالوں پر یہ بھی ایک حق ہے

وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَ

اور تم ان عورتوں کا مہر تو معین کر چکے ہو مگر ہاتھ لگانے (خلوت صحیحہ) کے

قَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ

قبل ہی طلاق دیدو تو اُن عورتوں کو مہر معین کا آدھا دیدو مگر یہ کہ یہ عورتیں خود

اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ

معاف کر دیں یا ان کا ولی جس کے ہاتھ میں ان کے نکاح کا اختیار ہو تو

النِّكَاحِ ۭ وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۭ وَلَا تَنْسَوُا

معاف کر دے (تب کچھ نہیں) اور اگر تم ہی (سارا مہر) بخش دو تو پرہیزگاری سے بہت ہی

الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۷﴾

قریب ہے اور آپس کی بزرگی کو مت[1] بھولو اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا ضرور دیکھ رہا ہے اور (مسلمانو)

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۤ وَقُوْمُوْا

تم تمام[2] نمازوں کی اور (خصوصاً) بیچ[3] والی نماز (صبح یا ظہر یا عصر) کی پابندی کرو اور خاص خدا ہی کے

لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴿۲۳۸﴾ فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ

واسطے (نماز میں) قنوت[4] پڑھنے والے ہو کر کھڑے ہو پھر اگر تم خوف کی حالت میں ہو (اور پوری نماز

اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۹﴾

نہ پڑھ سکو) تو سوار یا پیدل جس طرح بن پڑے پڑھ لو پھر جب تمہیں اطمینان ہو تو جس طرح خدا نے تمہیں (اپنے رسول

[1] کیونکہ عقلاء بزرگی اور بڑائی اسی میں ہے کہ تھوڑے سے مال کے واسطے تو تو میں میں سے درگذرے، مرد یہ چاہے کہ نصف کی جگہ پورا مہر دے نکلے اور اپنا احسان عورت پر رکھے اور عورت یہ چاہے کہ میں کچھ نہ لوں کہ خواہ مخواہ کا احسان کسی کا ہم پر کیوں ہو۔ ۱۲

[2] اس آیت میں خداوند عالم نے نمازوں کے پابندی سے ادا کرنے کا حکم فرمایا ہے اور ظاہری اشارہ نماز پنجگانہ کی طرف ہے کیونکہ صلوات میں پانچ حروف ہیں اور ہر حرف سے ایک نماز کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے۔ ۱۲

[3] اکثر روایات سے ثابت ہے کہ بیچ والی نماز سے مراد ظہر ہے اور اس کی تاکید زیادہ اس وجہ سے ہے کہ یہ وقت یا انسان کے کاروبار کا ہوتا ہے یا آرام کا اور ایسے وقتوں میں خدا کی عبادت زیادہ ثواب کا باعث ہوگی اور بیچ والی اس وجہ سے کہتے ہیں کہ دن کی تین نمازوں صبح، ظہر، عصر، میں سے یہ بیچ میں پڑتی ہے، اور حضرت رسولؐ نے بھی اسی سے ابتدا کی تھی اور بعضوں نے نماز عصر کو بیچ والی نماز کہا ہے کیونکہ دن اور رات کی چار نمازوں کے بیچ میں پڑتی ہے اور بعض نے نماز صبح کو کہا ہے کیونکہ یہ دن کی سفیدی اور رات کی سیاہی کے درمیان ہوتی ہے

[4] احادیث سے ثابت ہے کہ اس سے دعائے قنوت مراد ہے اور ابن عباس سے اس کی تفسیر بھی یہی ہے اسی وجہ سے میں نے یہ ترجمہ کیا ہے۔ ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۖ وَّصِيَّةً
کی معرفت (ان باتوں کو سکھایا ہے جو تم نہیں جانتے تھے اسی طرح خدا کو یاد کرو اور تم میں سے جو لوگ اپنی بی بیاں چھوڑ کر مر جائیں
لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ
اُن پر اپنی بی بیوں کے حق میں سال بھر تک کے نان و نفقہ اور (گھر سے) نہ نکالنے کی وصیت کرنی (لازم) ہے
خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ
پس اگر عورتیں خود نکل کھڑی ہوں تو جائز باتوں (نکاح وغیرہ) سے کچھ اپنے حق میں کریں اس کا تم
مِنْ مَّعْرُوْفٍ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۴۰﴾ وَلِلْمُطَلَّقٰتِ
پر کچھ الزام نہیں ہے اور خدا ہر شئے پر غالب اور حکمت والا ہے اور جن عورتوں کو (تعین[1])
مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۴۱﴾ كَذٰلِكَ
مہر اور ہاتھ لگائے بغیر) طلاق دیدی جائے انکے ساتھ (جوڑے روپے وغیرہ سے) سلوک کرنا لازم ہے یہ بھی)
يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۴۲﴾ اَلَمْ تَرَ
پرہیزگاروں پر ایک حق ہے اسی طرح خدا تم لوگوں (کی ہدایت) کے واسطے اپنے احکام صاف صاف بیان فرماتا ہے
اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ
تاکہ تم سمجھو (اے رسول) کیا تم نے ان لوگوں (کے حال) پر نظر نہیں کی جو موت کے ڈر کے مارے اپنے گھروں سے
حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ۭ
نکل بھاگے اور وہ ہزاروں آدمی تھے تو خدا نے ان سے فرمایا کہ سب کے سب جاؤ (اور وہ مر گئے) پھر خدا
اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ
نے انھیں زندہ کیا۔ بے شک خدا لوگوں پر بڑا مہربان ہے مگر اکثر لوگ اس کا شکر یہ
لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۲۴۳﴾ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْٓا
ادا نہیں کرتے اور (مسلمانو!) خدا کی راہ میں جہاد کرو اور جان رکھو کہ خدا ضرور (سب کچھ)
اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۴۴﴾ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ
سنتا (اور) جانتا ہے۔ ہے کوئی جو خدا کو قرض[2] حسنہ

[1] اگرچہ عام مترجمین نے قید نہیں بڑھائی ہے مگر اس تخصیص کی ضرورت ہے ورنہ اس آیت کو منسوخ کہنا پڑے گا۔ ۱۲

[2] باختلاف روایات چار یا آٹھ یا دس یا بیس یا چالیس یا ستر ہزار آدمی تھے جو طاعون یا وبا کے خوف سے بھاگتے تھے۔ آخر موت کے پنجے سے نہ چھوٹے اور سب کے سب مر کے ڈھیر ہو گئے ایک عرصہ کے بعد حضرت حزقیل کا ادھر سے گزر ہوا آپ نے دعا کی۔ خدا کا حکم ہوا چلو میں پانی لیکر ان پر چھڑکو آپ چھڑکتے جاتے تھے اور لوگ زندہ ہوتے جاتے تھے اور چونکہ یہ واقعہ نوروز کے دن کا ہے اسی وجہ سے خدا نے اس دن ایک کو دوسرے پر پانی یا گلاب چھڑکنا سنت قرار دیا ہے مگر افسوس ہمارے بھائیوں نے اسکو ہولی سے بدتر کر دیا خدا ہدایت کرے۔

[3] خدا کو قرض حسنہ دینے سے مقصود یہ ہے کہ اس کی راہ میں خرچ کیا جائے اور چونکہ اس کی راہ میں خرچ کرنے کا ثواب آخرت میں ملے گا اس وجہ سے اسکو قرض سے تعبیر کیا ہے، یہ مطلب نہیں ہے کہ خدا کو قرض کی ضرورت ہے۔

۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲
۱۲ - ۱۲ - ۱۲

قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ۭ وَاللّٰهُ
دے تاکہ خدا اور اُس کے مال کو اُس کے لئے کئی گنا بڑھا دے۔ اور خدا ہی
يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ ۠ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝۲۴۵ اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ
تنگدست کرتا ہے اور وہی کشائش دیتا ہے اور اسی کی طرف سب کے سب لوٹائے جاؤ گے ۱۲
مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ
رسول (کیا تمنے موسیٰ کے بعد بنی اسرائیل ۱ کے سرداروں (کی حالت) پر نظر نہیں کی جب انہوں نے اپنے نبی
لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ قَالَ هَلْ
(شموئیل) سے کہا کہ ہمارے واسطے ایک بادشاہ مقرر کیجئے تاکہ ہم راہ خدا میں جہاد کریں (پیغمبر نے) فرمایا
عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ۭ قَالُوْا
کہیں ایسا تو نہ ہو کہ جب تم پر جہاد واجب کیا جائے تو تم نہ لڑو۔ کہنے لگے جب ہم اپنے
وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ
گھروں اور اپنے بال بچوں سے نکالے جا چکے تو (پھر) ہمیں کون سا عذر باقی ہے کہ ہم خدا
دِيَارِنَا وَاَبْنَاۗىِٕنَا ۭ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا
کی راہ میں جہاد نہ کریں پھر جب اُن پر جہاد واجب کیا گیا تو انہیں سے چند ۱۲ آدمیوں
قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝۲۴۶ وَقَالَ
کے سوا سب نے سر پھیر لیا۔ اور خدا تو ظالموں کو خوب جانتا ہے اور اُن کے نبی نے
لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ۭ
ان سے کہا کہ بیشک خدا نے (تمہاری درخواست کیمطابق) طالوت ۱۲ کو تمہارا بادشاہ مقرر کیا۔
قَالُوْٓا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ
(تب) کہنے لگے اس کی حکومت ہم پر کیونکر ہو سکتی ہے حالانکہ سلطنت کے حقدار ۱۲ اس سے
مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ۭ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ
زیادہ تو ہم ہیں۔ کیونکہ اُسے تو مال (کے اعتبار) سے بھی فارغ البالی (تک) نصیب نہیں (نبی نے)

۱ حضرت موسیٰ کے بعد بنی اسرائیل چند روز تک تو چین سے رہے کنعان میں فتوحات کرتے چلے جاتے تھے مگر یہ چین طبیعت کب تک چپ رہتی، شرارتیں شروع کر دیں خدا نے بھی جالوت بادشاہ کو اُن پر مسلط کر دیا اس نے انہیں خوب دق کیا تب ان لوگوں نے شموئیل نبی کی طرف رجوع کی۔ ۱۲ ۲ تین سو تیرہ آدمی تھے۔ ۱۲

طالوت اور جالوت کا قصہ

۳ جب بنی اسرائیل کی تمنا پر حضرت شموئیل نے دُعا کی تو خدا نے ایک برتن روغن سے بھرا ہوا اور ایک عصا نازل کیا اور وحی بھیجی کہ ان لوگوں میں سے جسکے آگے یہ روغن جوش کھانے لگے اور عصا اس کے قد کے برابر ہو جائے اسی کو بنی اسرائیل کا بادشاہ مقرر کر دو۔ یہ سُنکر بہت سے لوگ بن ٹھن کر آئے مگر کچھ نہ ہوا جب طالوت آیا جو سقائی کا پیشہ کرتا تھا تو روغن بھی جوش کھانے لگا اور عصا بھی اس کے قد کے برابر ہو گیا یہ دیکھ کر حضرت شموئیل نے اسی کو بادشاہ بنایا۔ ۴ جب حضرت شموئیل نے طالوت کو بادشاہ بنایا تو بنی اسرائیل اپنی قدیم عادت کے موافق لگے اعتراض کرنے اور اپنے نبی سے بحثنے لگے کیونکہ انکی خواہش یہ تھی کہ جسکے پاس خزانہ و مال تموّل احتشام ہو اسی کو بادشاہ ہونا چاہیے اور حضرت شموئیل کا جواب تھا ان کے قاعدہ پر مبنی تھا کہ سلطنت کا کام ظاہری تموّل سے نہیں چلتا اسکے لئے علم و حکمت کے خزانہ کی ضرورت ہے اور اسی کا لحاظ خداوند عالم نے بھی ہمیشہ ہر نبی یا خلیفہ کے مقرر کرنیمیں رکھا ہے جسمیں جسامت اور غلبہ اور بھیڑ یا دھسان خلقت کا اجتماع کوئی چیز نہیں فاعتبروا یا اولی الابصار۔ ۱۲

عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ۭ وَاللّٰهُ

کہا خدا نے اُسے تم پر فضیلت دی ہے اور (مال میں نہ سہی) مگر علم اور جسم کا پھیلاؤ تو اسی کا خدا نے زیادہ فرمایا ہے اور

يُؤْتِيْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝۲۴۷ وَ

خدا اپنا ملک جسے چاہے دے اور خدا بڑی گنجائش والا اور واقف کار ہے اور ان کے

قَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ

نبی نے اُن سے (یہ بھی) کہا اُسکے (منجانب اللہ) بادشاہ ہونے کی یہ پہچان ہے کہ تمہارے پاس وہ

التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا

صندوق [1] آجائیگا جس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے تسکین دہ چیزیں اور ان تبرکات سے بچا کھچا

تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ ۭ اِنَّ

ہوگا جو موسیٰ و ہارون کی اولاد یادگار چھوڑ گئی ہے اور صندوق کو فرشتے اُٹھائے ہونگے

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۲۴۸ فَلَمَّا

اگر تم ایمان رکھتے ہو تو بیشک اس میں تمہارے واسطے پوری نشانی ہے پھر جب

فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ

طالوت لشکر سمیت (شہر ایلیا سے) روانہ ہوا تو (اپنے ساتھیوں سے) کہا (دیکھو آگے) ایک نہر (ملے

بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ لَّمْ

گی) اس سے (یقیناً خدا تمہارے (صبر کی) آزمائش کریگا پس جو شخص اسکا پانی پیئے گا وہ مجھ سے (کچھ واسطہ) نہیں رکھتا

يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً ۢ

اور جو اسکو نہ چکھے گا وہ بیشک مجھ سے ہوگا۔ مگر (ہاں) جو اپنے ہاتھ سے ایک (آدھ) چلو بھر کے پی لے

بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ۭ فَلَمَّا

(تو کچھ حرج نہیں) پس ان لوگوں نے نہ مانا) اور چند آدمیوں کے سوا سب نے اسکا پانی پی لیا (غرض جب

جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا

طالوت اور جو مومنین ان کے ساتھ تھے نہر سے پار ہو گئے تو خالص مومنوں کے سوا سب کے سب کہنے لگے

ع ۶

[1] اسی کا نام تابوت سکینہ ہے۔ یہ وہ صندوق ہے جس میں حضرت عیسیٰ کی ماں نے آپ کو بند کر کے دریا میں ڈالدیا تھا اور اسمیں بہت سی چیزیں تبرک کی تھیں، کئی نبیوں کی تصویریں اور انکے گھروں کی نقلیں، ایک قلم یاقوت کا تھا اسمیں جناب رسالتمآب کی تصویر تھی آپ نماز پڑھ رہے ہیں اور آپ کے گرد آل و اصحاب خاص کا جھرمٹ ہے اور ایک نوجوان تلوار لئے ہوئے ہے اور اُس کی پیشانی پر لکھا ہوا ہے یہ پیغمبر کا چچازاد بھائی ہے اور خدا اسکا مددگار ہے اسی صندوق میں حضرت موسیٰ کا عصا اور توریت کی دو تختیاں اور آسمانی ترنجبین حضرت ہارون کا عمامہ ان کی جوتیاں وغیرہ وغیرہ بھی تھیں بنی اسرائیل اس صندوق کو بہت متبرک سمجھتے اور جب کسی لڑائی پر جاتے تو اسکو آگے آگے رکھتے جب جالوت کو ان پر غلبہ ہوا تو اس صندوق کو بھی چھین لے گیا جب بنی اسرائیل طالوت کے ساتھ لڑنے گئے جالوت کے لوگوں نے اس صندوق کو چھکڑے پر لاد کر انکی طرف ہنکا دیا کہ یہی فساد کی جڑ ہے، فرشتے اسکو ہنکا کر بنی اسرائیل کی طرف آئے یہ لوگ اسکو بہت غنیمت سمجھے اور اسکو فال نیک سمجھ کر قوی دل ہو گئے اور جم کے لڑنے لگے۔ ۱۲ ۵۲ جب بنی اسرائیل طالوت کے ساتھ مقابلہ کو نکلے تو گرمی کے دن تھے پیاس کے مارے پریشان ہو گئے طالوت سے کہنے لگے خدا سے دعا کرو کہ کوئی نہر ملے غرض ایک نہر ظاہر ہوئی اور طالوت نے سب کو سمجھا دیا کہ یہ آزمائش کی نہر ہے جس نے ایک چلو پیا وہ مجھ سے ہے جس نے زیادہ پیا وہ مجھ سے نہیں ہے مگر جب یہ لوگ نہر کے کنارے پہنچے تو تین سو تیرہ آدمیوں کے سوا سب کے سب منہ کے بل پانی پر گر پڑے اور خوب گند گلا کے پانی پیا آخر انکے ہونٹ سیاہ ہو گئے اور چلنے سے مجبور ہو گئے اور کتنا ہی پانی پیتے تھے مگر پیاس نہ بجھتی تھی اور جن لوگوں نے ایک چلو پانی پیا تھا وہ اچھے رہے اور پیاس بھی بجھ گئی ۱۲

طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ ۗ قَالَ الَّذِينَ

کہ ہم میں تو آج جالوت اور اس کی فوج سے لڑنے کی سکت نہیں مگر وہ لوگ جن کو یقین ہے

يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلَاقُو اللَّهِ ۙ كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ

کہ (ایک دن) خدا کو منہ دکھانا ہے (بے دھڑک) بول اُٹھے کہ ایسا بہت ہوا ہے

غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ مَعَ

کہ خدا کے حکم سے چھوٹی جماعت بڑی جماعت پر غالب آ گئی ہے اور خدا صبر کرنے والوں

الصَّابِرِينَ ﴿۲۴۹﴾ وَلَمَّا بَرَزُوا لِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ قَالُوا

کا ساتھی ہے (غرض) جب لوگ جالوت اور اُس کی فوج کے مقابلہ کو نکلے تو دُعا کی، اے میرے

رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَ

پروردگار، ہمیں کامل صبر عطا فرما اور (میدان جنگ میں) ہمارے قدم جمائے رکھ اور

انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴿۲۵۰﴾ فَهَزَمُوهُمْ بِإِذْنِ

ہمیں کافروں پر فتح عنایت کر، پھر تو ان لوگوں نے خدا کے حکم

اللَّهِ ۙ وَقَتَلَ دَاوُودُ جَالُوتَ وَآتَاهُ اللَّهُ الْمُلْكَ وَ

سے دُشمنوں کو شکست دی اور داؤدؑ نے جالوت کو قتل کیا اور خدا نے ان کو سلطنت و تدبیر

الْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهُ مِمَّا يَشَاءُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ

تمدن عطا کی اور (علم و ہنر) جو چاہا اُنھیں (گویا) گھول کے پلا دیا اور اگر خدا بعض

بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَلَٰكِنَّ

لوگوں کے ذریعہ سے بعض کا دفع (شر) نہ کرتا تو تمام روئے زمین میں فساد پھیل جاتا

اللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿۲۵۱﴾ تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ

مگر خدا تو سارے جہان کے لوگوں پر فضل (و رحم) کرتا ہے (اے رسولؐ) یہ خدا کی سچی

نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۗ وَإِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿۲۵۲﴾

آیتیں ہیں جو ہم تم کو ٹھیک ٹھیک پڑھ کے سناتے ہیں اور بیشک تم ضرور رسولوں میں سے ہو

۱ طالوت اور جالوت کے لشکروں میں ٹھنی ہو رہی تھی کہ جالوت نے اپنا مدمقابل طلب کیا مگر کوئی اسکے مقابلہ کو نہ نکلا۔ طالوت نے بنی اسرائیل سے یہ بھی کہا کہ جو جالوت کو قتل کرے گا اُسکو میں اپنا آدھا ملک دیدونگا اور اپنی بیٹی بھی بیاہ دونگا مگر کسی کی ہمت نہ پڑی تب حضرت شموئیلؑ نے فرمایا کہ ایشیا جو حضرت یعقوبؑ کی اولاد میں تھا اس کے بیٹوں میں سے جس میں فلاں فلاں صفتیں پائی جائیں وہی جالوت کا قاتل ہوگا، ایشیا نے اپنے دسوں بیٹوں کو پیش کیا مگر کسی میں وہ علامات نہ پائے گئے آخر میں حضرت داؤدؑ کو سامنے لایا گیا جو بالکل دھان پان تھے اور کسی طرح لڑائی کی گون نہ رکھتے تھے، لیکن وہ سب پتہ کی باتیں اُن ہی میں پائی گئیں غرض حضرت داؤدؑ چلے اور راستہ چلتے تین پتھر اُٹھا لئے، ایک پتھر گوپھن میں رکھ کے جالوت کی طرف پھینکا وہ جالوت کی پیشانی پر لگا اور پُشت کی طرف سے تو پار نکل گیا اور پھر بھی کئی آدمی اس سے زخمی ہوئے جالوت کا مرنا تھا کہ فوج کے قدم اکھڑ گئے اور طالوت کو نمایاں فتح ہوئی اور اس صلہ میں حضرت داؤدؑ کو سلطنت ملی اور طالوت کے داماد بنے، آپ کی سلطنت کا ذکر قرآن میں جا بجا ہے۔ ۱۲